یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا
بتوفیق خداوند ذی الانعام کتاب مستطاب ہادی سالکان راہ خدا دانی اعنی
ارشاد رحمانی و فضل یزدانی
حسب فرمایش حامی دین متین جناب مولوی محمد نور الدین صاحب
در مطبع انتظامی واقع کانپور طبع

داعیہ الٰہی کا امیدوار رہا سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین خواستہ پروردگار ہوا لہذا مین
وہ چند کلمے لکھتا ہون جو مین نے کبھی کبھی یادداشت کی غرض سے لکھ لیے
تھے اور بعض ایسے بھی ہون گے جو لکھے نہین گئے مگر ان کی یاد پر مجھے پورا
اطمینان ہے اور نام اسکا ارشاد رحمانی وفضل یزدانی رکھا - اولاً مین حضرت
قبلہ کی خدمت مین حاضر ہونے اور شرف بیعت حاصل کرنے کی مختصر
کیفیت لکھتا ہون - سترہ یا اٹھارہ برس کا میرا سن تھا کہ حضرت ہادی طریقت
رہنماے شریعت مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا شاہ کرامت علی قدس سرہ
کی قدمبوسی مجھے نصیب ہوئی اور دس مہینے تک ملازمت کا شرف حاصل
رہا اور پھر آپ کو سفر آخرت پیش آیا اور کالپی مین جاکر انتقال فرمایا آپ کی
برکت توجہ اور فیض صحبت سے عجیب وغریب حالات مجھپر گذرے اور حضور علیہ السلام

[illegible]

حضرت مصنف دام برکاتہ خلیفۂ اعظم حضرت قبلہ مولانا وسیدنا فضل رحمن قدس سرہ نے اس کتاب کو حضرت قبلہ کی خدمت مین پیش کیا آپنے اسکو پڑھا اور یہ عبارت دستخط خاص سے تحریر فرمائی ہے

جب مولوی حافظ محمود احمد صاحب اول مرتبہ یہ کتاب مطبوعہ لیکر حضرت قبلہ کیخدمت مین حاضر ہوئے تو حضرت نے اسکو مطالعہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ اسمین لکھا ہی سب حق ہی

حررہ نور الدین عفی عنہ

یا آلٰہی ازین رسالہ مومنان را نفع شود

حررہ فضل رحمٰن غفر اللہ تعالیٰ لہ ولآبائہ وابنائہ ومریدیہ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ زہرا خاک مسکین را کہ توحید خدا گوید	بدین آلودگی ذات مقدس را ثنا گوید
عروج جان بر اوج قاب قوسینش بود ہر شب	اگر سالک طریق مصطفیٰ را اقتدا گوید

اما بعد خاکسار محمد علی غفر اللہ لہ ولوالدیہ راہ خدا کے طالبون کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ بعض احباب نے اصرار کیا کہ جو کلمات طیبات اور ارشادات فیض آیات حضرت قدوۃ الکملا واسوۃ الفضلا ہادی مراحل شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت ومعرفت محیط رجال کرام مرجع خواص وعوام قطب دوران غوث زمان مرشدنا ومولانا فضل رحمٰن[1] صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضاتہم کی زبان فیض ترجمان سے سنے ہین انھین قلم بند کرون مگر مین ان سے عذر کردیتا تھا اور اپنے تئین اس مراہم کے لائق نہ سمجھ کر بہت عرصے تک اسکی جرات نہ کی اور

[1] نام مبارک مین لفظ رحمٰن پر الف ولام نہین ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے سنہ ولادت باسعادت نکلتا ہے یعنی تاریخی نام ہے ۱۲

فرمایا کہ تم اسے جانتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان طالب علم ہین مدرسہ فیض عام
مین پڑھتے ہین ارشاد ہوا کہ تم نہین جانتے ۔ اتنا فرما کر پھر ترجمہ فرمانے لگے
تھوڑے عرصے کے بعد ان دونون صاحبون سے پھر وہی سوال کیا اُنھون
نے عرض کیا کہ ہم تو یہی جانتے ہین کہ ایک نیک بخت طالب علم ہین آپ نے
پھر فرمایا کہ تم نہین جانتے ۔ ایک مرتبہ حضرت قبلہ بنارس تشریف لیے جاتے تھے
اور حسب دستور کانپور مین فروکش ہوئے مجھے اطلاع نہین ہوئی مگر ایک اضطراب
پیدا ہوا مین بے اختیار کھڑا ہو گیا اور مضطربانہ ادھر ادھر پھرنے لگا اتفاقاً راہ
مین حافظ موسیٰ صاحب دوست محمد عطر فروش کی دوکان پر ملے اور اُنھون نے
حضرت قبلہ کے تشریف لانے کا حال بیان کیا مین اُسی وقت مطبع نظامی مین گیا
جمعہ کا روز تھا خانصاحب مالک مطبع نظامی تنہا بیٹھے ہوے تھے مین نے عرض
کیا کہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا چاہتا ہون آپ بنظر عنایت اطلاع کر دیجیے
خان صاحب کوٹھے پر جہان آپ رونق افروز تھے گئے اور پھر آ کر کہا کہ آج جمعہ ہے
اسوقت ملاقات نہوگی بعد نماز جمعہ آنا مین افسردہ ہو کر لوٹ آیا اور جمعہ کی نماز
کرنیل محمد زمان خان کی مسجد مین پڑھی اسکے بعد خانصاحب کے ہمراہ خدمت بابرکت
مین حاضر ہوا مگر پہلے سے کچھ لوگ وہان پہونچ گئے تھے اور آپ انھین کچھ کتابین تقسیم
فرما رہے تھے تھوڑی دیر خان صاحب اور مین کھڑے رہے جسوقت آپ نے
نظر اُٹھا کر ہماری طرف دیکھا اُسی وقت لوگون سے فرمایا کہ اب جاؤ انھین بیٹھنے دو
بعض نے بیٹھے رہنے پر اصرار کیا مگر آپ نے فرمایا کہ نہین اسوقت جاؤ سب

۵ [illegible] پیرکے جہان [illegible] حضرت کا ارشاد [illegible] ختم ہوا ہے وہان [illegible] مین نے [illegible] [illegible] ۱۲

کی عنایت اور بندہ نوازی ایسی ہوئی جسکی نسبت مین بجز اسکے اور کیا کہون
ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا - آپ کے انتقال کے بعد مجھے دوسرے رہنما کی
ضرورت ہوئی حضرت قبلہ اُس زمانے مین کانپور مین رونق افروز ہوا کرتے تھے اور
جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب مالک مطبع نظامی کے مکان پر فروکش ہوتے تھو
یہ خاکسار سنکر حاضر خدمت بابرکت ہوا اُسوقت حضرت دوست محمد عطر فروش کی
دوکان پر تشریف فرما تھے جگہ تنگ ہونے کے باعث سے مین نعلینون کے
قریب بیٹھ گیا آپ نے مکرر اپنے پاس بیٹھنے کو ارشاد فرمایا مین بہ پاس ادب
وہین بیٹھا رہا اتفاقاً میری حرکت سے لاٹھی گری اور ایک شیشہ ٹوٹ گیا
حضرت نے فرمایا کہ بڑون کے کہنا نہ ماننے سے ایسا ہی ہوتا ہے - پھر مجھے
بغور دیکھ کر فرمایا کہ فلان بزرگ جو یہان تھے تم ان کے بیٹے ہو مین نے عرض کیا کہ
مین ان کا پوتا ہون اس صحبت مین کچھ زیادہ کلام کی نوبت نہ آئی پھر مین خانصاحب
موصوف کے مکان پر حاضر ہوا حضرت قبلہ نے دریافت فرمایا کہ تم کس کی صحبت
مین بیٹھے ہو مین نے عرض کیا کہ جناب شاہ کرامت علی صاحب کی خدمت
مین کچھ عرصے تک حاضر ہوا ہون آپ نے حسب معمول سر جھکا لیا اور تھوڑے
تامل کے بعد فرمایا کہ بڑے شخص تھے - ایک مرتبہ پھر حاضر ہوا اُس وقت آپ
سورہ رحمٰن کا ترجمہ ارشاد فرمارہے تھے اور مولوی محب اللہ صاحب مرحوم
پانی پتی اور مولوی حافظ عبد الغفار صاحب لکھنوی آپ کے پاس بیٹھے ہوے
سُن رہے تھے مین علیحدہ تخت پر بیٹھ گیا اثر بیان سے میرے آنسو جاری ہو گئے
آپ نے میری طرف بھینی نظرون سے دیکھا اور دونون عالمون موصوفین سے

غرض سے سفارش کرانا منظور تھا الحمد للہ کہ وہان جاکر یہ خیال ہی محو ہو گیا
اور سفارش کرانے کا ارادہ بالکل جاتا رہا شام کو مین وہان پونہچا تھا اور گھوڑے
پر گیا تھا آپ نے گھاس پہلے ہی سے خرید کر رکھا تھا صبح کو بعد نماز اشراق مین نے
بیعت کے لیے عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور داخل سلسلہ فرماکر بہت دیر تک
توجہ دیتے رہے بعد فراغ ارشاد ہوا کہ ہمنے بہت دور تک توجہ دیدی ہے؛
اسکے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور خادم کو آواز دی وہ حاضر ہوا فرمایا کہ گھر مین سے
ان کے لیے کچھ لے آؤ وہ گیا اور آکر کہا ابھی کچھ پکا نہین ہے آپ نے فرمایا کہ پکا
کچا جو کچھ ہو لے آ؛ وہ گیا اور ڈلیا مین کچے چنے لے آیا غالباً دو ڈھائی سیر ہون گے
مجھے ارشاد ہوا کہ تمھارے پاس کوئی کپڑا ہے مین نے رومال حاضر کیا آپ نے
تین لپین اُن چنون مین سے بھر کر میرے رومال مین دین اور ارشاد فرمایا کہ لو
یہ تمھین دینا دیتے ہین کھانے کے واسطے؛ یہ ارشاد آپ کا مسجد کے در مین تھا جب
آپ لب فرش پونہچے تو خادم سے فرمایا کہ ان کے لیے پان لاؤ؛ مین نے
عرض کیا کہ حضرت مجھے پان کی عادت نہین مگر میرے قول کی طرف توجہ نہین فرمائی
اور مکرر خادم سے فرمایا کہ پان لاؤ وہ پان لایا آپ نے اُسے لے کر اپنے منہ
مبارک مین لیا اور کسیقدر اسے چباکر مجھے عنایت فرمایا اور زبان فیض ترجمان
سے یہ لفظ بھی ارشاد ہوے کہ لو یہ پان ہے عرفان کا اسے کھا لو؛ یہ
دونون باتین معمول کے خلاف تھین اس لیے ان دونون ارشادون کو مولانا
روم کے اس شعر کا مصداق کہنا کسی طرح بیجا نہین ہے یعنی ؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ
بود؛ گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود؛ پہلے لدشاد کا ظہور تو علانیہ اس طرح ہوا کہ اکثر لوگ

چلے گئے مین اور خان صاحب پاس بیٹھ گئے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم کیا پڑھتے ہو مین نے عرض کیا کہ قاضی مبارک ارشاد ہوا استغفر اللہ نعوذ باللہ قاضی مبارک پڑھتے ہو اس سے حاصل ہمنے فرض کیا کہ تم منطق پڑھکر قاضی مبارک کے مثل ہو گئے پھر کیا قاضی مبارک کی قبر پر جاکر دیکھو کیا حال ہے اور ایک طالب علم کی قبر پر جاؤ جسکو خدا سے نسبت تھی اُسپر کیسے انوار و برکات ہین ۔ فیضان صحبت سے مجھے اُسوقت نیم بیخودی سی تھی اسکے بعد کچھ خان صاحب سے کلام کیا پھر ارشاد فرمایا کہ کیا پڑھتے ہو مین نے عرض کیا کہ ہدایہ کیونکہ مین اُن دنون یہ دونون کتابین پڑھتا تھا - اسپر بیع و شرا کے مسئلے دریافت فرمانے لگے اسوقت میری حالت ایسی متغیر تھی کہ جن مسائل کا مین بے تامل جواب دے سکتا تھا اُن کا جواب بھی بہت تامل سے دیا اسی اثنا مین حضرت قبلہ نے عبدالرحمن خان صاحب سے دریافت کیا کہ تم نے صبح آکر کہا تھا کہ ایک طالب علم ملنے کو آتے ہین وہ کون تھے خانصاحب نے کہا کہ جناب یہی تھے ارشاد ہوا کہ تم بڑے نادان ہو مجھ سے آکر کہا کہ ایک طالب علم آئے ہین بھلا مین جانون کون طالب علم ہے یہ تو ہمارا لڑکا ہے خان صاحب اور مین صحبت سے فیضیاب رہے - اسوقت تک اگرچہ شرف بیعت مجھے حاصل نہ تھا مگر یہ عنایت مژدہ تھی حصول نیازمندی کا اسکے بعد کان پور میں حضرت قبلہ کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف نہین ہوا اور مجھے سلسلہ مین داخل ہونے کا شوق ہوا اور مین مرادآباد شریف خدمت بابرکت مین حاضر ہوا یہ حاضری اگرچہ بہ قصد بیعت تھی مگر مجھے یاد ہوتا ہے کہ دنیاوی غرض بھی اُسکے ساتھ تھی یعنی کسی مقام خاص مین نوکری کی

بائین پستان کے دو انگشت اوپر اور لطیفۂ خفی داہنی پستان کے دو انگشت اوپر اور لطیفۂ اخفی
بیچ سینہ کے لطیفۂ سر اور لطیفۂ خفی کے اوپر۔ اس ارشاد کے بموجب لطائف[1] خمسہ کی صورت یہ ہوئی
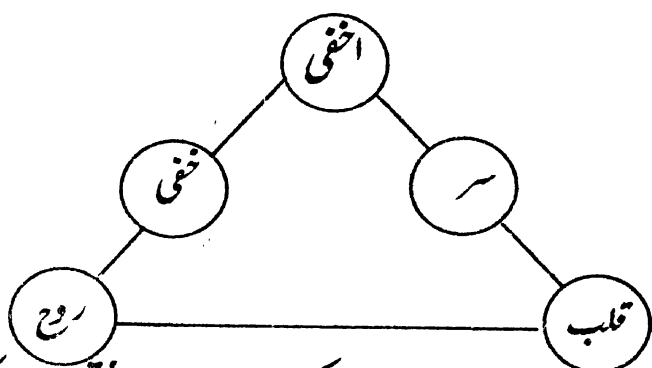
توضیح مرتبہ امکان جسے دائرہ امکان بھی کہتے ہین دو حصون پر منقسم ہے ایک حصہ عرش مجید کے اوپر اور ایک حصہ اُسکے نیچے اوپر والے حصہ کا نام عالم امر ہے اور نیچے والے حصہ کا نام عالم خلق۔ عالم امر صرف حکم الٰہی سے یکبارگی پیدا ہو گیا اور عالم خلق تدریج آہستہ آہستہ پیدا ہوا۔ عالم امر لطیف و محض نورانی اور عالم خلق کثیف و ظلمانی ہے خدا تعالے نے انسان کو اشرف المخلوقات اور مظہر اتم اسطرح بنایا کہ دس چیزین مختلف جو ان دونون عالمون مین ہین ان سب کا خلاصہ اس مین رکھ دیا۔ انمین پانچ چیزین تو عالم امر کی ہین یعنی قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی۔ اور پانچ چیزین عالم خلق کی یعنی نفس۔ مٹی۔ پانی۔ ہوا۔ آگ۔ ان ہر ایک کو صوفیہ کے اصطلاح مین لطیفہ کہتے ہین۔ خدا تعالے کی یہ عجیب و غریب قدرت ہے کہ اُسنے عالم امر کی لطیف و نورانی چیزونکو انسان کے ظلمانی قالب مین رکھکر انھین جسمانی لذتونکا ایسا فریفتہ کیا کہ وہ اپنے تجرد اور قرب الٰہی کے لطف کو بالکل بھول گئے اور اپنے اصل کیطرف مطلقاً انھین

[1] [illegible]

متعجب اور حیران رہتے ہین کہ باوجود قطع اسباب ظاہری کے عمدہ طور پر کیونکر بسر اوقات ہوتی ہے اور بعض صاحب مالدار ہی سمجھتے ہین - بیعت کے بعد عرصہ دراز تک ارشادات کی تحریر کا اتفاق نہین ہوا اور جب سے لکھنا شروع کیا تو پرچون پر لکھتا رہا پھر جب کل تحریرون کے ضبط کا موقع ہوا اسوقت جسقدر پرچے ملے انکی نقل کی گئی مگر ارشادات بترتیب یعنی تاریخ وار نہین بیان کیے گئے جیسا کہ اکثر ملفوظات کا طرز ہے بلکہ زیادہ خیال مناسبت موقع کا رکھا گیا - اور مکرر باتونکو حذف کردیا گیا - ماہ صفر ۱۲۹۹ھ مین حاضر خدمت فیضدرجت ہوا ارشاد ہوا کہ جو کوئی تمام مومنین اور مومنات کے لیے خداوند کریم سے ہمیشہ مغفرت مانگا کرے بلاشبہ جو مطلب رکھتا ہوگا وہ پورا ہوگا ؛ اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ جو کوئی ہمارے پیران طریقت کے طفیل سے کوئی مقصد خداوند تعالے سے چاہے یعنی حسب دستور شجرہ پڑھکر ہمیشہ درگاہ الٰہی مین دعا کیا کرے بلاشبہ اُسکی دُعا قبول ہوگی ؛ ان دونون ارشادون مین دوام و استمرار کی قید ملحوظ ہے

دس لطیفون کا بیان

بغرض تصدیق مین نے عرض کیا کہ لطیفۂ نفس کا کون مقام ہے حضرت نے کلمہ کی اُنگلی کو دونون ابرو کے درمیان مگر کسی قدر اوپر رکھکر ارشاد فرمایا کہ یہ ہے اور پھر اسی طرح لطایف خمسۂ عالم امر کو اُنگلی رکھکر متعین فرمایا اور زبان مبارک سے بھی آہستہ آہستہ ارشاد کیا جسکی تفصیل یہ ہے لطیفۂ قلب بائین پستان کے دو اُنگل نیچے اور لطیفۂ روح دہنی پستان کے اسی قدر نیچے اور لطیفۂ سر

غرض سے بعد طے کرنے لطیفۂ قلب کے لطیفۂ نفس کی سیر کو قایم رکھا اور ارشاد کیا کہ اور
لطائف اس کے اندر طے ہو جاتے ہین- حضرت قبلہ کو اس طرح دیکھا گیا کہ اول تو
لطیفۂ قلب پر زیادہ زور دیتے ہین اور اسی کی مشق کو باصرار فرماتے ہین ایک مرتبہ
ارشاد فرمایا اس زمانے کے لوگ تمام لطیفے طے کرتے ہین پہلے زمانے مین
فقط لطیفۂ قلب کی سیر مین بدرجہا ان سے زائد ہو جاتے تھے * ایک مرتبہ
یون ارشاد فرمایا کہ اگلے بزرگ جیسے حضرت نظام الدین اور حضرت
نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہما فقط ذکر قلبی کرتے تھے مگر خلوص کی وجہ سے
یہ مرتبہ تھا * مین نے عرض کیا کہ یہ خلوص کیونکر حاصل ہو فرمایا دعا کرو *
اس قدر قلب پر توجہ دلانا کمال اتباع سنت کا باعث ہے کیونکہ حدیث شریف
مین آیا ہے- فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ
الا وهی القلب و کما قال یعنی انسان کے جسم مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ
درست ہوتا ہے تو تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام
جسم خراب ہو جاتا ہے اور آگاہ ہو جا کہ وہ ٹکڑا قلب ہے- یعنی انسان کی

[illegible]

توجہ نرہی اب تلقین ذکر و فکر اور توجہ مرشد سے مقصد یہی ہو کہ یہ لطیفے غفلت سے بیدار ہو کر اپنی حقیقت کو پہچانین اور اپنے اصل کیطرف رجوع کرین اور ترقی کرتے کرتے مطلوب حقیقی سے واصل ہون۔ یہ سون لطیفے اور انکے اصل دائرۂ امکانین داخل ہین اُسکی صورت اسطرح خیال کرنا چاہیے۔

اصل لطیفۂ اخفی
اصل لطیفۂ خفی
اصل لطیفۂ سر
اصل لطیفۂ روح
اصل لطیفۂ قلب
فوق عرش
عالم امر
عرش
تحت عرش
عالم خلق
لطیفۂ نفس
لطیفۂ اخفی
خفی
سر
روح
قلب
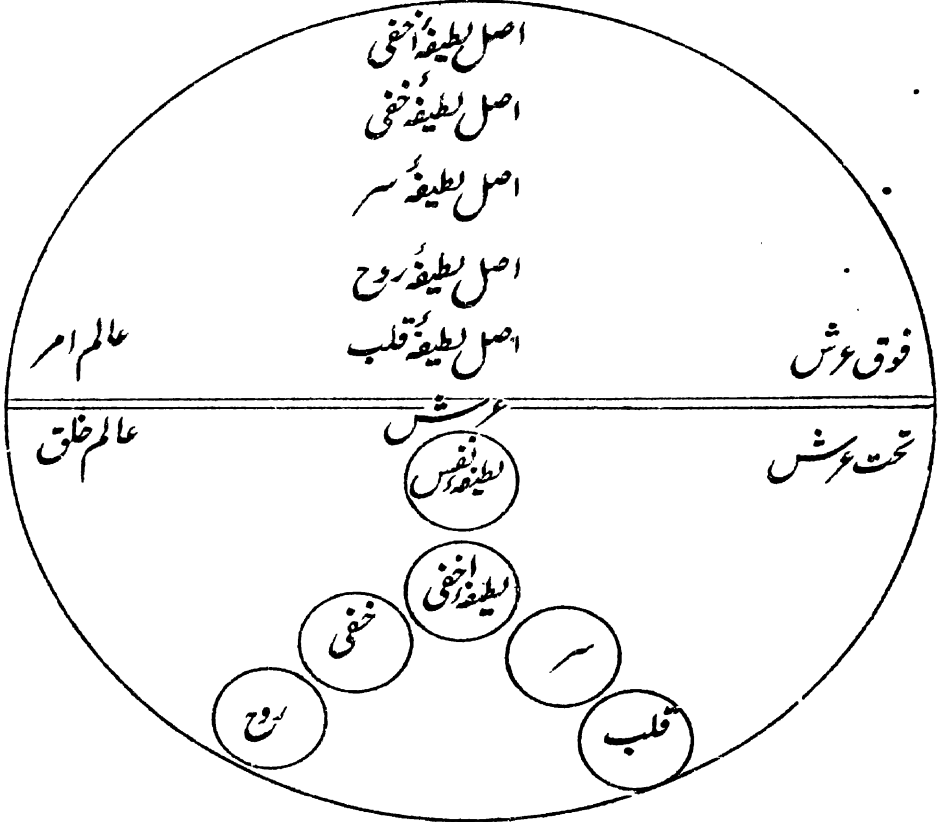
اکابر نقشبندیہ نے جو اپنے کشف صحیح سے اکیس مقامات قرب معلوم کئے ہین اور ہر ایک مقام کو دائرہ کہتے ہین ائمین سے دائرہ امکان اول مقام ہے۔ ان لطائف خمسہ کا جدا جدا طے کرنا اور اس کے بعد لطیفۂ نفس کی سیر کرنا اور پھر لطائف اربعہ عناصر پر عبور کرنا جسکو سلطان الاذکار کہتے ہین حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیم تھی اُن کے صاحبزادون اور خلفانے اختصار کی

دو طریقے ذکر کے رکھے ہین اول اسم ذات دوسرے نفی اثبات - طریقہ
اسم ذات یہ ہے کہ دوزانو بیٹھ کر چند بار توبہ استغفار کرکے لطیفۂ قلب کیطرف
متوجہ ہوا اور خیال کرے کہ دل سے اللہ اللہ نکلتا ہے اور اُس ذات پاک کا
دھیان رکھے جسکا یہ نام مبارک ہے جسکے اوپر ہم ایمان لائے ہین اور اس خیال
کے وقت زبان کو یا کسی عضو کو حرکت نہ دے اگر دل مین یا کسی عضو مین حرکت
محسوس ہو تو اُسکی طرف ہرگز توجہ نکرے بلکہ اُسی خیال مین مشغول رہے اس
طریقہ سے توصبح یا شام ذکر کرے مگر اس خیال سے کسی وقت غافل نہوا اُٹھتے اور
بیٹھتے اور چلتے اور پھرتے یہان تک کہ حالت بول وبراز مین بھی یہی خیال رہے
اس سے مقصود یہ نہین ہے کہ تمام ضروری کام چھوڑ دے اور ہر وقت اسی خیال
مین رہے حضرت قبلہ نے بعض مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا این ہم کن آن ہم کن
تا غلبہ کرا باشد مقصود یہ ہے کہ اس خیال کی مواظبت مین کوشش کرے
پھر غلبہ حال یا تو سب کام چھوڑا دیگا یا یکبارگی ایسی عنایت ایزدی ہو گی کہ کوئی
کام اس خیال کو مانع نہ ہوگا اور خلوت در انجمن کا مدعا حاصل ہو جاوے گا - جب
قلب ذاکر ہو جاے تو اسی طرح لطیفۂ روح کی طرف متوجہ ہوا اور دھیان کرے کہ
روح سے اللہ اللہ نکلتا ہے اور اس ذات پاک کے خیال مین محو ہو جاے جب
یہ لطیفہ بھی جاری ہو جانے یعنی بے تکلف اور بغیر خیال کے اُس سے ذکر جاری ہو
اور جب اُسکی طرف دھیان کرے تو اُسے ذاکر پاے تو لطیفۂ سر کی طرف

اصلاح اور فساد کا مدار قلب ہے اگر قلب کی اصلاح ہوگئی تو اسکے تمام اقوال و افعال
درست ہونگے اور اگر اسکی درستی نہین ہوئی تو اسکی کل باتین خراب
ہین اگرچہ بظاہر اچھی ہی معلوم ہون کیونکہ برے تخم سے ایسا درخت نہین اُگ سکتا
جس سے عمدہ پھل کی امید ہو - ذکر قلب کے بعد سلطان الاذکار تعلیم فرماتے ہین
یعنی لطائف اربعہ عناصر کی سیر کا ارشاد ہوتا ہے اور بعض وقت دیکھا گیا ہے
کہ بعض صاحبون کو چند مرتبہ صحبت کے بعد سلطان الاذکار تعلیم فرمایا
اور یہ کہتے ہی کہ تمام جسم سے اللہ اللہ کیا کرو سر سے پیر تک اُن کا ذاکر ہو گیا
اور بخوبی اُن کو معلوم ہونے لگا کہ تمام جسم ہمارا اللہ اللہ کر رہا ہے اقربان
ایسی نظر توجہ کے

اذکار و اشغال کا بیان

سیر لطائف سے مقصود وصول الی اللہ اور دوام حضور ہے مشائخ کرام نے
اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لیے دو طریقے رکھے ہین اول ذکر دوم فکر۔
ذکر سے مقصود اُس ذات پاک کی یاد ہے بذریعہ تسبیح ہو یا تہلیل یا تلاوت قرآن
یا اور طریقے سے مگر مناسبت وقت اور موافق استعداد اہل زمانہ کے دل جمعی
اور قلوب کو ماسوی اللہ سے پاک کرنے کے لیے حضرات نقشبندیہ نے ابتدا مین

[illegible]

خیال کرکے اسی طریق سے کرے سب لطیفوں پر کیا پاس بیٹھنے والے پر اثر ہونے لگتا ہے ÷ واقعی تجربہ اسکی شہادت دیتا ہے کہ جسوقت کامل طور سے متوجہ ہو اور بوقت نفی کے ماسوی کی نفی اور وقت اثبات اس ذات مطلق کا اثبات کرے تو بلاشبہ تمام بدن پر اثر معلوم ہوتا ہے اس ذکر کو حبس دم کے ساتھ بھی کرتے ہین اور بغیر حبس دم کے بھی اگر حبس دم کے ساتھ کرے تو سانس کو ناف کے نیچے روک لے اور جسطرح ابھی بیان کیا گیا اُسی طرح ذکر کرے مگر ایک سانس مین عدد طاق کا لحاظ رکھے یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ ایک سانس مین ذکر کرے اور سانس چھوڑنے کے وقت محمدؐ رسول اللہ زبان خیال سے کہے۔ حضرات نقشبندیہ حبس دم کو ذکر مین ضروری نہین کہتے البتہ مفید بتاتے ہین۔ حضرت نے جسوقت ذکر نفی و اثبات تعلیم فرمایا اسوقت مین نے عرض کیا کہ حبس دم کے ساتھ کرون یا بغیر حبس دم کے ارشاد ہوا کہ جس طرح ہو سکے کچھ حبس دم کی قید نہین ہے ÷ اس بنا پر فقیر نے بغیر حبس دم کے وہ فائدے دیکھے جو صوفیہ نے حبس دم مین بیان فرمائے ہین— اسمین شبہ نہین کہ حبس دم مفید ہوتا ہے اور ذوق و شوق اور رقت قلب پیدا کرتا ہے مگر اکثر محرور المزاجون کو مضر کرتا ہے یہان تک کہ بعض کو بیکار کر دیتا ہے اسقدر حرارت بڑھا دیتا ہے کہ طالب کو تحمل نہین ہوتا اور امراض شدیدہ کا باعث ہو جاتا ہے فقیر نے زیادتی حرارت اور نہایت بے چینی کی حالت مین اسطرح شغل کرایا کہ قلب کیطرف متوجہ ہو کر یہ تصور کرے کہ فیضان الٰہی مثل پھوار کے قلب پر گر رہا ہے اور اُس مین پیوست ہوتا ہے اور اگر تمام جسم مین غلبہ حرارت معلوم ہو تو سارے جسم پر پھوار کا پڑنا خیال کرے اس سے بہت کچھ نفع طالب کو ہوا جنکو مطلقاً نیند نہ آتی تھی اُنھون نے

متوجہ ہو اور اسی طرح ذکر کرے پھر لطیفۂ خفی سے اسکے بعد لطیفۂ اخفی سے پھر
لطیفۂ نفس سے بطور مذکور ذکر کرے۔ جب لطائف اربعہ عناصر پر نوبت پونہچے تو
خیال کرے کہ تمام اعضا بلکہ ہر بُن مو سے اللہ اللہ نکلتا ہے۔ حضرات نقشبندیہ
کی اصطلاح مین اسے سلطان الاذکار کہتے ہین فائدہ بعض وقت دیکھا گیا کہ
لطیفہ جاری ہوجاتا ہے مگر ذاکر کو اُسکا ادراک نہین ہوتا فقیر پر خود ایسی حالت گذری
ہے عرصے تک مجھے اپنے لطائف کے جاری ہونے پر اطلاع نہین ہوئی
مین نے مکرر حضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ حضرت لطیفہ کیونکر جاری ہوتا ہے
ارشاد ہوا کہ تمھارے لطیفے جاری ہین اور تمھین علم نہین ÷ مین نے عرض کیا کہ حضرت
مجھے نہین معلوم ہوتا عرصے کے بعد حرکت ذکر کی ایسی محسوس ہونے لگی کہ کچھ شک و
شبہہ نرہا۔ اور صفائی لطیفہ کی علامت بزرگون نے یہ لکھی ہے کہ اُس لطیفہ کا نور سالک
پر ظاہر ہوجائے ہر ایک لطیفہ کا نور جداگانہ رنگ رکھتا ہے۔ قلب کا نور زرد مثل
نور چراغ کے ہے اور روح کا نور سرخ اور سر کا نور سفید اور خفی کا نور سیاہ اور اخفی کا
نور سبز ہے جس سے شان محبوبیت ٹپکتی ہے اور نفس کا نور بے کیف ہے۔
طریقۂ نفی و اثبات یہ ہے کہ لا کو ناف سے اُٹھا کر دماغ تک لیجائے
اور اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر لائے اور اِلّا اللہ کی ضرب دل پر لگائے مگر یہ سب
خیال سے کرے جسم کو حرکت نہو۔ اس طریقے کی تعلیم مین حضرت نے سر سے بھی اشارہ
کیا اور انگشت شہادت سے بھی اسطرح تبلایا کہ صورت خیالیہ معکوس لا کی نظر وہین
پھر گئی یعنی یہ شکل شانہ دماغ قلب ناف مین نے عرض کیا کہ حضرات نقشبندیہ فرماتے ہین کہ نفی اثبات
اس طرح کرے کہ سب لطیفون پر اثر پونہچے ارشاد ہوا کہ اچھی طرح معنون کا

رکھے مگر اُسکی شکل کا خیال نہو اور دل کو اُس ذات پاک کی طرف متوجہ رکھے بغیر ان
دونون توجہون کے حصول مدعا غیر ممکن ہے۔ چہارم یہ کہ قلب کو خطرات نفسانی سی
باز رکھے جسوقت کوئی خطرہ آوے اُسے دفع کرے۔ فائدہ جلیلہ۔ اگر ما سوائے خدا
کے کسی سے دل کو تعلق ہو جاے یا کوئی بری عادت دل مین جگہ پکڑ جاے تو ذکر نفی و
اثبات مین اسی شے کی نفی کرے مثلاً کسی کو مال کی محبت ہے تو اُسکے دور ہونے
کے لیے لَآ اِلٰہَ کہنے کے وقت یہ خیال کرے کہ مجھ مین مال کی محبت نہین ہے اور
اِلَّا اللہُ کہنے کے وقت یہ خیال کرے کہ اللہ کی محبت میرے قلب مین ہے۔ اسی طرح جو مانع
پیش آوے اُسکو اسیطرح دفع کرے اور جبتک وہ دفع نہو اسی طریقے کو کیے جاے بفضلہ تعالی وہ
مانع دور ہو جائیگا خوب تجربہ ہوا ہے حضرت مرزا صاحب قدس سرہ فرماتے ہین کہ ذکر نفی و اثبات
سے صفات ذمیمہ بشریہ اسطریقہ سے زائل ہوتے ہین کہ ہر ایک صفت ذمیمہ کو جُدا جُدا حالت
ذکر مین چند روز کلمہ لا سے نفی کرے اور اُسکی جگہ محبت خدا کو ثابت کرے یہانتک کہ وہ
صفت زائل ہو جاے۔ فکر کے طریقے بھی مختلف ہین اور بلحاظ اختلاف مقامات اور
حالات کے جداگانہ افکار ہین جنکو اشغال اور مراقبات بھی کہتے ہین۔ حضرت
امام ربانی رضی اللہ تعالے عنہ جسطرح ہر ایک لطیفہ کی صفائی کے لیے ذکر ارشاد
فرماتے تھے اسیطرح مراقبہ بھی ہر ایک لطیفہ کے واسطے جُدا جُدا تعلیم فرماتے تھے۔
اول یہ معلوم کرنا چاہیے کہ مراقبہ کسے کہتے ہین مراقبہ کے معنے ہین انتظار کرنا پس اصل مراقبہ
یہ ہے کہ طالب اپنے آپکو عاجز اور محتاج سمجھکر اُس فیاض سرکار کے فیض کا انتظار کرے اور
کسی لطیفہ پر اُسکو آتا ہوا خیال کرے اور نگاہ دل کی ٹکٹکی بھلا ایسی تو بندھ جاے جیسے بلی
چوہے کے بل پر اُسکے آنیکی انتظار مین بیٹھ جاتی ہے اور نظر ہٹانا کیا معنی اُسکے بدن کو

مراقبہ

بیان کیا کہ جہان اس شغل کو تھوڑی دیر کیا کچھ ایسی ٹھنڈک اور راحت قلب مین پہونچتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے۔ غرضکہ حبس دم کے ساتھ اگر اس شغل کو بھی کرے تو انشاءاللہ حبس دم سے ضرر نہوگا مگر حرارت کی مقدار کا خیال رکھے جسقدر اسمین زیادتی ہو اُسیقدر شغل کو بڑھاوے اور فیضان الٰہی کو مثل مینھ کے برستا ہوا تصور کرے۔ مجھے حرارت قلب کی وجہ سے سو تنفس ہوگیا تھا اُس حالت مین ذکر نفی و اثبات نہین ہوسکتا تھا مین نے حضرت کی خدمت مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ زیادہ نہین تو تین ہی بار کرلیا کرو اگر بیٹھا نہ جاوے تو لیٹے لیٹے سہی + سبحان اللہ کیا تسہیل ہے یہ بھی اتباع سنت ہے کیونکہ اَلدِّینُ یُسْرٌ حدیث نبوی ہے حضرات نقشبندیہ نے لکھا ہے کہ ذکر نفی و اثبات تین سو مرتبہ سے کم نہونا چاہیے مگر حضرت قبلہ نے نہ مجھے کسی مقدار کی تعیین فرمائی اور نہ کسی اور طالب کو دیکھا گیا اسکی وجہ بھی تسہیل ہے اس ذکر مین چند شروط کا لحاظ رکھنا ضرور ہے۔ **اول** یہ کہ جسوقت لَآ اِلٰہَ کہے تو خیال کرے کہ کوئی میرا مطلوب اور مقصود نہین ہے اور جب اِلَّا اللّٰہُ کہے تو خیال کرے کہ اللہ میرا مقصود اور مطلوب ہے۔ اسکے بعد نفی کے وقت اپنی اور کل موجودات کی نفی خیال کرے اور اثبات کے وقت اُس ذات پاک کے وجود کو ثابت کرے یعنی ابتدا مین لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ اور انتہا مین لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ کا خیال کرنا چاہیے اور بغیر لحاظ معنی کے ذکر بیکار ہے **دوم** یہ کہ چند بار مثلاً پچیس مرتبہ ذکر کرنے کے بعد زبان دل سے نہایت عاجزی اور نیازمندی سے درگاہ خداوندی مین التجا کرے کہ میرا مقصود تو ہی اور تیری رضامندی ہے مین نے تیرے لیے دنیا و آخرت کو چھوڑا اپنی محبت اور معرفت عنایت کر حضرات نقشبندیہ اسے بازگشت کہتے ہین **سوم** یہ کہ قلب کی طرف توجہ

جانتا ہے۔ جو سالک اس لطیفہ کے ذریعہ سے واصل ہوئے آسے ابراہیمی المشرب کہتے ہین صفات ثبوتیہ سات ہین۔ سننا۔ دیکھنا۔ بات کرنا۔ جاننا۔ زندہ رہنا۔ ارادہ کرنا۔ قدرت رکھنا۔ یہ صفتین جو بندے مین عارضی اور تشبیہی طور سے ہین انھین وہ مسلوب جانتا ہے اور اسیطرف منسوب کرتا ہے جسکے یہہ حقیقی اور اصلی صفت ہین۔ لطیفۂ سر کو تعلق شیونات ذاتیہ یعنی خدا تعالے کی شانون اور حضرت موسی علیہ السلام سے ہے اسلیے یہان اسی طریق سے خدا تعالے کی شانون کا فیض اپنے سر مین آتا ہوا خیال کرے صفات ثبوتیہ اور ہین اور شیونات ذاتیہ اور صفاتیہ کا بیان اوپر ہوا اور شیونات وہ صفات ہین جنکی مناسبت بندون کی صفات مین نہین ہے مثلاً شان معبودیت شان قدریت جب اس لطیفہ کی سیر نصیب ہوتی ہے تو سالک اپنے آپ کو فنا فی اللہ پاتا ہے یہ وہ مقام ہے کہ بعض وقت بے اختیار سبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق زبان سے نکلتا ہے اور لطیفۂ خفی کو تعلق صفات سلبیہ الہیہ اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ہے اسلیے بطور سابق صفات سلبیہ کا فیض اپنے لطیفۂ خفی مین آتا ہوا خیال کرے اور لطیفۂ اخفی کو تعلق شان جامع اور حضور حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اسلیے بطریق مذکور شان جامع کا فیض اپنے لطیفۂ اخفی مین آتا ہوا خیال کرے۔ اسکے بعد دائرہ امکان مین مراقبہ احدیت ہے اسمین اس طریقے سے تصور کرے کہ اس ذات جامع الکمالات کا فیض جسکا نام مبارک اللہ ہے میرے قلب مین آتا ہے اس انتظار وخیال مین اپنے تئین محو کردے جسوقت حضرت نے یہ مراقبہ تعلیم فرمایا مین نے عرض کیا کہ اس طرح خیال کرے کہ فیضان الٰہی بوسیلہ قلب مرشد میرے قلب مین آتا ہے ارشاد ہوا کہ نہین اسکی کوئی ضرورت نہین ہے جسطرح ہم کہتے ہین اُس طرح کرو۔

مانند امنیہ

بھی جنبش نہین ہوتی۔ یہ تو عموماً مراقبہ کی صفت ہے اب یہاں ہر ایک لطیفہ مین جو مراقبہ
کیا جاتا ہے اُسکا طریقہ یہ ہے کہ اول اپنے قلب کو حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) کے
قلب مبارک کے روبرو خیال کرکے سرکار فیّاض سے التجا کرے کہ الٰہی تیری تجلی
افعال کا فیض جو قلب مبارک حضور حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے
حضرت آدم علیہ السلام کے قلب مین پونچا ہے وہ اس عاجز کے قلب مین پونچے
اور اسکنے انتظار مین محو ہوجاے۔ کثرت ذکر اور اس مراقبہ کی زیادتی سے اگر فضل ایزدی
ہوا تو فناے قلب تجلی افعالی مین ہوگی یعنے یہ حالت طاری ہوگی کہ اپنے اور تمام
جہان کے افعال کو اسی وَحدَہٗ لاشریک کا فعل جانے گا اور کسی کا فعل اس کے
نظر مین نرہے گا اور ماسواے اللہ کی محبت تو کیا خطرہ بھی قلب مین نرہے گا
قلب کو تعلق تجلی افعالی اور حضرت آدم علیہ السلام سے ہے اسلیے فنا اسکی اُس تجلی مین
ہوتی ہے اور اُس قسم کا فیض عنایت ہوتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو ہوا تھا جو
سالک اس لطیفہ کے ذریعہ سے واصل ہوتا ہے اُسے آدمی المشرب کہتے ہین۔ روح کو
تعلق خدا تعالےٰ کے صفات ثبوتیہ اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام سے
ہے اسلیے اسکا مراقبہ اس طریقہ سے کرنا چاہیے کہ اپنے لطیفہ روح کو حضور علیہ السلام
کی روح منور کے روبرو خیال کرکے اُس فیاض سرکار سے التجا کرے کہ الٰہی صفات
ثبوتیہ کے انوار جو حضور حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ کے روح مبارک کے ذریعہ سے
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی روح کو پونچے ہین وہ میری روح کو مرحمت
ہون۔ جب اُس سرکار سے یہ فیض عنایت ہوتا ہے اور فناے روح حاصل ہوتی ہے
تو طالب اپنے اور تمام عالم کے صفات ثبوتیہ کو اُسی وَحدَہٗ لاشریک کیطرف منسوب

کیا۔ ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ ہمارے حضرت کے یہان یہ تعلیم نہین تھی شیخ کی محبت اور اُسکا اِتبّاع چاہیے اور محبت کی وجہ سے بے اختیار تصور آجانا اور بات ہی خود صحابہؓ کو ایسا ہوتا تھا چنانچہ بعض صحابہ کا مقولہ ہے کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ سَاقَیْہِ ۔ حضرت ایشانؒ نے جو اپنے مکتوبات مین تحریر فرمایا ہے کہ ذکر بے رابطہ موصل الی اللہ نہین ہے اور رابطہ بغیر ذکر موصل ہو سکتا ہے اس سے مراد محبت شیخ ہی نہ تصور شیخ۔ ایکمرتبہ مینؒ عرض کیا کہ حضرت رابطہ کیا ہے ارشاد ہوا کہ شیخ سے محبت ہوجانا اور اُسکی کیفیت مرید مین آجانا کم یا زیادہ ۔ مین نے عرض کیا کہ تصور شیخ کو رابطہ کہتے ہین ارشاد ہوا کہ تصور یا بے تصور شیخ کی محبت ہونا چاہیے ہمنے کبھی نہین کیا ہم تو وہی باتین کرتے تھے جو حدیث مین آئی ہین اسی سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جاری رہتا تھا یاد رکھو کہ جو بات شریعت کے اِتبّاع اور ان اعمال سے حاصل ہوتی ہے جو حدیث مین آئے ہین وہ کسی سے نہین ہوتی ۔ حضرات نقشبندیہ یہ بھی کہتے ہین کہ جسوقت ذکر کرنے بیٹھے اُسوقت شیخ کی صورت کو اپنے روبرو خیال کرے حضرت یہ بھی نہین فرماتے۔ مراقبہ احدیت پر دائرہ امکان ختم ہوتا ہے اب اس امر کا دریافت کرنا کہ واقعی دائرہ امکان قطع ہوگیا صاحب کشف کو اپنے کشف سے معلوم ہوجاتا ہی مگر یہ امر اس جاننے مین نادر ہو گیا ہو اسلیئے اُسکے لیے یہ علامت رکھی گئی ہے کہ دلکو اطمینان اور حضور یعنی توجہ الی اللہ اسقدر ہوجائے کہ پہر پہر یا چار چار گھڑی تک ماسوی اللہ کا خطرہ بھی نہین آئے اسکے بعد جب سالک ترقی کرتا ہے تو دائرہ ظلال مین پہنچتا ہی

دائرۂ ظلال
اسما و صفات - تمام اولیا
اہل مناصب کا بالاصالت یہی مقام ہے
اور اس سے ترقی تبعیت ہوتی ہی اور آہ و نالہ اور
استغراق اور بیخودی اور نسیان ماسوا اور
وحدت وجود کا زور شور ہوتا ہی

البتہ عرصہ کے بعد یہ ارشاد ہوا کہ ہم غائبانہ حضرت سے توجہ لیا کرتے تھے اور حضرت اپنے خلفا سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو فلان شخص توجہ لے رہا ہے ۞ یہ فرما کر ارشاد ہوا کہ تم بھی خیال کیا کرو کہ پیر کے قلب سے ہمارے قلب مین فیضان آتا ہے ۞ مگر مراقبہ احدیت اور امر ہے اور یہ توجہ لینا اور شے ہے حضرت ایشان قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ جب مراقبہ احدیت شروع کرے تو جسوقت اسم ذات کا ذکر کرے تو اسم ذات کے ساتھ حاضر اور ناظر کو بھی خیال کرے یعنے اللہ احد و حاضر و ناظر کا دھیان کرے اور اسے دائرہ امکان بلکہ ابتدا مین یہ مراقبہ کہا جاتا ہے کہ نہایت فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ہر وقت دل کی طرف متوجہ رہے اور اُس ذات پاک وحدہ لاشریک لہ کا دھیان رکھے تا مقدور خود کسی حالت اور کسی کام مین اس خیال سے غافل نہو اور اس خیال کے ماسوا جو خطرہ قلب مین آوے اُسے دفع کرے یہان تک اسکی مشق ہو کہ بے تکلف ہر وقت اُس ذات پاک ہی کا دھیان رہنے لگے یہان تک کہ اپنے آپ کو بھی بھول جاے اسکو دوام حضور کہتے ہین ؎

عجب خوش خلوتے دارم کہ من ہم نیستم محرم	بروای عقل نامحرم کہ امشب با خیال او

اگرچہ اس فکر مین بجز خیال مذکور کے ذکر نہین ہے مگر بغیر کثرت ذکر جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اس امر کا حصول دشوار ہے ؛ ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ پاس انفاس مین لا الٰہ الا اللہ کا خیال کرون یا اللہ ھو کا ارشاد ہوا کہ اختیار ہے خیال چاہیے اسکا ہو یا اُسکا ۞ حضرات نقشبندیہ ابتدا مین شغل رابطہ یعنی تصور شیخ بھی تعلیم کرتے ہین اور اسکو نہایت موثر اور سہل ترین راہ بتاتے ہین مگر حضرت مدظلہم العالی بسبب کمال احتیاط کے اسکی تعلیم نہین فرماتے ہین سنے مکرر تصور شیخ کی نسبت دریافت

پانسو مرتبہ پڑھنے کا ارشاد ہوا بعدازان بذریعہ تحریر یہ بھی حکم ہوا کہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھ لیا کرو مگر کوئی مقدار اُسکے لیے معین نہین فرمائی - ایک مرتبہ مین نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور نے بلا تعیین یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھنے کا حکم فرمایا تھا مین یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِین پر قیاس کرکے پانسو مرتبہ اسے بھی پڑھتا ہون ارشاد ہوا کہ اسقدر نہین تھوڑا سا پڑھ لینا کسی وقت کافی ہے بزرگون نے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پانسو مرتبہ اور پچیس پچیس مرتبہ درود اول و آخر پڑھا ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پانسو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو سو مرتبہ درود اول و آخر اور حضرت ایشان رح نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پانسو مرتبہ اور درود اول و آخر سو سو مرتبہ پڑھا ہے ؀ مین نے عرض کیا کہ حضرت ان کو کسقدر پڑھتے ہین ارشاد ہوا کہ جب سے بیمار ہوا ہون دس دس مرتبہ پڑھ لیتا ہون ؀ ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا تھا کہ ہمیشہ پڑھے اگرچہ دس ہی دس مرتبہ پڑھے ؀ ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ شب کو لیٹنے کے بعد سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ لیا کرو اور دعا مانگ کر سو رہا کرو ؀ دعا مین ایسے الفاظ فرمائے جو دین و دنیا اور مرتبہ عرفان کے لیے جامع تھے افسوس کہ مجھے یاد نہ رہے - اس سے پیشتر ارشاد ہوا تھا کہ سوتے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھا کرو اس کے بموجب مین عشا کے وقت ان دونون کو پڑھ لیتا تھا سو جہ سے مین نے عرض کیا کہ مین پڑھتا ہون مگر لیٹنے سے پہلے پڑھ لیتا ہون ارشاد ہوا کہ بس سنت یہی ہے جو ہمنے بیان کیا ؀ یہ فرما کر آپ لیٹ رہے - مکرر ارشاد ہوا کہ جب تھوڑی رات رہجاتی تھی تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ بھی پڑھتے تھے -

اور اسی دائرہ کو دائرہ ثانیہ اور دایرہ ولایت قلب اور دایرہ ولایت صغری بھی کہتے ہین یعنے مراقبہ معیت کی تعلیم ہوتی ہے اسوجہ سے حضرت قبلہ قدس سرہ نے بعد مراقبہ احدیت ارشاد فرمایا کہ ہر وقت اپنے اور ہر شے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت کا خیال رکھو اللہ فرماتا ہے وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے اللہ تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو اس آیت کے معنے کو خیال مین جماے اور اس امر کو خوب ذہن نشین کرے کہ اللہ تعالے میرے ساتھ ہے بلکہ ہر شے کے ساتھ معیت خیال کرے اور کسی وقت اور کسی حال مین اس خیال سے غافل نہ رہے حضرات کرام نے لکھا ہے کہ جب قلب کی یہ حالت ہو کہ چار چار گھڑی تک جمعیت اور حضور رہے اور کوئی خطرہ نہ آے اُسوقت یہ شغل کرے۔ ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ میرے حال کے مناسب مراقبہ ارشاد فرمایئے ارشاد ہوا کہ اللہ موجود ہے اور ہر شے اسکی وحدت مین فانی ہے * اسکے بعد یہ آیت پڑھی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ * مقصود یہ تھا کہ یہ مراقبہ بقا و فنا اس آیت کے مضمون مین مراقبہ کرنا ہے۔ اسقدر ذکر اور فکر کا بیان مبتدی کے لیے کیا اس زمانے کے منتہیون کے لیے کافی ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اگر مشیت الٰہی ہے تو دوسرے رسالے مین اسکا مفصل بیان کرون گا۔

اوراد کا بیان

جب مین سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ تین سو مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اول و آخر پچیس پچیس مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو * اس کے بعد بذریعہ تحریر اسکے

اور پچاس ہزار مرتبہ کلمہ پڑھتے تھے اور دس پارہ قرآن مجید کے تہجد مین پڑھنے کا معمول تھا
اور کچھ معلوم نہین ہوتا تھا دس پارے اتنی دیر مین ہو جاتے تھے کہ انجان سمجھے کہ ایک
پارہ پڑھا ہوگا اور پانچون وقت صلوۃ التسبیح پڑھتے تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد زبیرؒ بعد ظہر دو
رکعت نفل مین ہر روز قرآن مجید ختم کرتے تھے اُسکے بعد کھانا کھاتے تھے اور حقہ پیتے تھے
پھر وضو کرکے عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ دُر المعارف مین حضرت قبلہ عالم کے حالات
مین لکھا ہے کہ آپ صلوۃ اوابین مین دس پارہ قرآن مجید کے پڑھتے تھے اسکے بعد
مردون کا حلقہ ہوتا تھا اور آپ توجہ دیتے تھے پھر دولتخانے مین تشریف لیجا کر عورتون
کا حلقہ کرتے تھے اور آدھی رات کو چند گھڑی آرام فرما کر تہجد کے لیے اُٹھ بیٹھتے تھے اور
تہجد کی نماز مین چالیس مرتبہ یا ساٹھ مرتبہ سورہ یٰس پڑھتے تھے بعد ازان چاشت کے
وقت تک مراقب رہتے تھے پھر مردون کا حلقہ ہوتا تھا اور آپ توجہ دیتے تھے
پھر تھوڑی دیر قیلولہ فرما کر قرات طویل کے ساتھ چار گھڑی مین نماز فی زوال پڑھتے
تھے پھر ختم خواجگان پڑھ کر ظہر کی نماز ادا کرتے تھے بعد اسکے قرآن مجید کی تلاوت
کرکے کھانا نوش کرتے تھے رات دن مین یہی وقت حضرت کے کھانے کا تھا بعد عصر کے
مشکوۃ شریف یا مکتوبات امام ربانی کا درس فرماتے تھے۔ غرضکہ تمام دن توجہ دینے
اور ہدایت خلق مین صرف کرتے تھے۔ جب آپ مکان سے مسجد مین تشریف لاتے
تھے تو امرا اپنے دوشالے اور پگڑیان مکان سے مسجد تک بچھا دیتے تھے تاکہ قدم مبارک

ایک مرتبہ یون ارشاد ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو
پڑھتے تھے سُبحَانَ اللہِ رَبِّ العَالَمِینَ - اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنْ ضِیقِ الدُّنیَا
وَضِیقِ الاٰخِرَۃِ اور ابوداود کی روایت مین یہ الفاظ آئے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّی
اَعُوذُ بِکَ مِنْ ضِیقِ الدُّنیَا وَضِیقِ یَومِ القِیٰمَۃِ اور دس مرتبہ اسکا پڑھنا آیا ہے۔
غرضکہ ان سب اوراد کے پڑھنے کا ایما ہوا - اس سے پیشتر ارشاد ہوا تھا کہ پچھلی رات
کو اگر کچھ اور نہو تو استغفار کر لیا کرے دیکھو قرآن مجید مین اللہ تعالے نے فرمایا ہی وَ
بِالاَسحَارِ ھُم یَستَغفِرُونَ اور ھُم یُصَلُّونَ نہین فرمایا ؛ غرضکہ تہجد کی نماز سے زیادہ آپ
اس امر کی تاکید فرماتے ہین کہ پچھلی رات کو اٹھکر استغفار کرے اور اپنے گناہون پر
نادم ہو کر روئے - ایک مرتبہ جنّون کا ذکر فرمایا اُس مین ارشاد ہوا کہ یہ درود
پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ مُؤمِنِ الجِنِّ اس سے انھین فائدہ
ہوتا ہے ؛ مین نے عرض کیا کہ کوئی خاص درود شریف ارشاد ہو جسکے پڑھنے سے
زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کرے ارشاد ہوا کہ کوئی خاص درود شریف
نہین ہی خلوص پیدا کرنا چاہیے ؛ تھوڑے تامل کے بعد ارشاد ہوا کہ البتہ حضرت سید
حسن رسول نما کو اس درود کا عمل تھا - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عِترَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعلُومٍ لَّکَ
اس سے خود انھین بھی زیارت ہوتی تھی اور جسے وہ بتا دیتے تھے اُسے بھی ہو جاتی تھی گیارہ سو
مرتبہ اسکو ہر روز پڑھے مین بھی پڑھتا ہون اسیوجہ سے میری تسبیح کے شمار دانہ گیارہ رہتے ہین ؛ مین نے
عرض کیا کہ بعد عصر حضور اسکو پڑھتے ہین ارشاد ہوا کہ نہین دن مین کسی وقت پڑھ لیتا ہون اُس وقت
تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھتا ہون ؛ پھر مین نے عرض کیا کہ حضور کلمہ کسقدر پڑھتے ہین ارشاد
ہوا کہ پہلے پڑھتے تھے اب تھوڑا سا پڑھتے ہین ہمارے حضرت دس ہزار مرتبہ درود شریف

کلمہ پڑھنے کی مقدار پانچ ہزار بیان کی ہے مگر حضرت کے ارشاد سے کسی مقدار کی
تعیین نہیں پائی جاتی جو مقدار کہ اعلیٰ حضرت کے معمول مین تھی اُسکا ہونا
تو اِس وقت کے کم ہمتون سے غیر ممکن ہے بلکہ فی نفسہ بھی اور معمولات
کے ساتھ اس مقدار کا ہونا دشوار ہے لہذا جس قدر ہوسکے ایک
مقدار معین کر کے ہر روز پڑھ لیا کرے مگر بحضور دل معنون کا لحاظ ضرور
ہے - اس بیان سے اکثر معمولات خانقاہ آفاقیہ معلوم ہوے ان کے
علاوہ حضرت قبلہ کے معمولات وہی ہین جو حصن حصین مین مذکور ہین طالب کے لیے
چند معمولات لکھے جاتے ہین - حضرت کا معمول ہے کہ ذی علم ارادتمندون کو حصن
حصین کا حوالہ دیتے ہین اور حسبقدر اوراد اُسمین صبح وشام اور دوسرے وقتون
کے لیے لکھے ہین ان کے ورد رکھنے کی تاکید فرماتے ہین ایک مرتبہ حضرت
قبلہ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ
اور ارشاد ہوا کہ وضو کے اندر اسی دعا کا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے اور
کسی دعا کا پڑھنا حدیث مین نہین آیا ۞ سنت فجر کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ
جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ
اور داہنے پہلو پر ذرا لیٹ جاے - ہر فرض کے بعد آیۃ الکرسی خَالِدُوْنَ تک اور
کلمہ توحید یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ
یُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک مرتبہ پڑھے ایک مرتبہ
مین نے عرض کیا کہ آیۃ الکرسی عَظِیْمٌ تک پڑھنا چاہیے یا خَالِدُوْنَ تک ارشاد ہوا
کہ جہانتک چاہے ہم تو خَالِدُوْنَ تک پڑھتے ہین ۞ نماز فجر اور مغرب کے بعد کلمہ مذکور

زمین پر نہ پڑے اور اگر کسی مریض کی عیادت یا دعوت مین جانے کے لیے سوار ہوتے تو
بادشاہون کے مثل آپ کی سواری جاتی تھی ایک وز دہلی کی جامع مسجد کے نیچے سے
آپکی سواری نکلی حضرت شاہ گلشن رح نے دیکھا کہ ایک شخص نالکی مین سوار ہے اور بہت سی
پالکیان اُسکے پیچھے چلی جاتی ہین اور مجمع کثیر اُن پالکیون کے ہمراہ ہے اور انوار الٰہی
اُس نالکی کے اس طرح محیط ہین کہ نالکی سے لیکر آسمان تک نور تابان کا ایک تختہ
معلوم ہوتا ہے اور تمام گلی نور سے بھر گئی ہے حضرت شاہ گلشن رح نے اپنے سر سے
پرانی کملی کو اُتار کر ڈالدیا اور اپنے مریدون سے فرمایا کہ اس مین آگ دیدو اُنھون نے
عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہے فرمایا کہ اس امیر کی سواری پر ایک ایسا نور ہے کہ مین نے
کبھی اپنی کملی مین مشاہدہ نہین کیا باوجودیکہ تیس برس اس کملی مین ریاضت سے
گذرانے ہین کسی نے عرض کیا کہ یہ سواری حضرت محمد زبیر کی ہے آپ نے فرمایا الحمد للہ
کہ ہمارے پیرزادے ہین ہماری ابرو باقی رہی اور اپنے مریدون کو خدمت مین حضرت
قبلہ عالم کی بھیجا اور فرمایا کہ جس جاے حضرت تشریف رکھتے ہون ہمکو مرید کرنا جائز نہین
انتہی ایکمرتبہ پھر کلمہ پڑھنے کی مقدار مین نے دریافت کی ارشاد ہوا کہ اب تو بسبب
ضعف کے پڑھا نہین جاتا پہلے چار ہزار مرتبہ دم بند کرکے پڑھتے تھے اور درود شریف
کا تو اسی قدر معمول تھا ❊ مین نے عرض کیا کہ بعد ظہر انا فتحنا پڑھنا چاہیے ارشاد ہوا کہ
حدیث مین نہین آیا ❊ پھر عرض کیا کہ بعد عصر عم یتساءلون پڑھنا چاہیے ارشاد ہوا کہ یہ
بھی حدیث مین نہین آیا مگر مین کبھی بعد عصر اور کبھی قبل عصر پڑھ لیتا ہون ❊ ایک مرتبہ مین
نے اسطرح عرض کیا کہ بعد ظہر حضور کے کیا پڑھنے کا معمول ہے فرمایا کہ لوگ انا فتحنا پڑھتے
ہین ہمتو لقد صدق اللہ اور بعض سورتین پڑھ لیتے ہین ❊ واضح ہو کہ متاخرین نقشبندیہ نے روز

نہایت موجب برکات لکھا ہے۔ اور بعد نماز عشا سورہ تبارک الذی اور سورہ بقرہ
کے شروع کی چار آتیین یعنی الم سے مفلحون تک اور آخر کی دو آتیین یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
سے آخر سورہ تک اور سورہ حشر کے آخر کی چار آتیین یعنی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ سے
آخر سورہ تک اور چارون قل تین تین مرتبہ پڑھے اور جب لیٹے تو کہے بِاسْمِكَ وَضَعْتُ
جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ۔ اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ
اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ
لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ
اَرْسَلْتَ پھر سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو بخشدے اور دعا مانگ کے سو رہے۔ جب سوتے سے آنکھ
کھل جاے تو یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ حدیث مین آیا ہے کہ اسے پڑھ کر جو دعا مانگے گا وہ
قبول ہوگی پچھلی رات کو سو کے اُٹھتے ہی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ
النُّشُوْرُ اور جب اُٹھ کے بیٹھے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ
لِقَاۤؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ
السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ
مَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

دس دس مرتبہ پڑھے۔ حضرت کا معمول تھا کہ جن فرضوں کے بعد سنت موکدہ ہے
اُن کے بعد آپ کچھ نہین پڑھتے تھے فرض کے بعد اسقدر کہکر آپ کھڑے ہوجاتی
تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
مگر آخر مین یہ معمول ہوگیا کہ بعد فرض مغرب دس مرتبہ کلمۂ توحید پڑھکر سنت پڑھنے کی
لیے کھڑے ہوتے ہین اور یہی معمول حضرت مجدّدؒ کا تھا - بعد نماز صبح یہ معمول تھا کہ کلمۂ
توحید دس مرتبہ پڑھکر ہاتھ اُٹھائے اور اسقدر پڑھا اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اور مُنہ پر ہاتھ پھیر لیے بعد ازان آیۃ الکرسی وغیرہ پڑھکر طلوع آفتاب تک مراقب رہتے
ہین پھر چار رکعت اشراق کی پڑھتے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ بھی ہر نماز کے بعد پڑھے - ایک مرتبہ مین نے عرض کیا
کہ مین ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا ہون ارشاد ہوا کہ قل ہو اللہ پڑھنا
حدیث مین آیا ہے مین بھی پڑھتا ہون * سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ اور درود شریف دس مرتبہ صبح و شام پڑھے
اور وقت چاشت کے کلمہ توحید سو مرتبہ پڑھے - بعد نماز مغرب سورۂ قیامہ اور
سورۂ سجدہ اور سورۂ واقعہ اور سورۂ یٰس پڑھے اور بعد نماز صبح بھی سورۂ یٰس
پڑھے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ شروع حال مین اکثر اس سورت کو نماز تہجد اور نماز چاشت
اور فی زوال مین بتکرار پڑھتے تھے یہان تک کہ کبھی اسی مرتبہ اس کے پڑھنے کی
نوبت پہونچتی تھی اور کبھی کم اور کبھی اس سے بھی زیادہ قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد زبیر
قدس سرہ کا اس سورہ کو بکثرت پڑھنا اوپر مذکور ہوچکا ہی الغرض نماز تہجد مین سورۂ یٰسین کا پڑھنا

خَوَاتِيمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ + اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ + اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا + اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن + اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا[1] یہان تک اوراد کا بیان ہولیا اب متفرق ارشادات لکھے جاتے ہین ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین مولوی حافظ نور محمد صاحب اور مین حاضر خدمت تھا اور حضرت لیٹے ہوے تھے یکبارگی آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ ہان پڑھو تو وہ آیت کس طرح ہے اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ اسوقت پوری آیت کسی کو یاد نہ آئی حضرت نے قرآن مجید منگایا اسمین دیکھا اور ارشاد ہوا کہ بھلا بتاؤ تو سہی کہ جب انبیا کے ساتھ معیت بیان کردی تو صدیقین وغیرہ کی معیت بیان کرنے کی کیا حاجت تھی۔ مین نے عرض کیا کہ حضور ہی ارشاد فرمائین تامل کے بعد ارشاد ہوا کہ حقیقت حال تو اللہ ہی جانتا ہے اور شریعت کے رو سے ایسی باتون کے جاننے کی تکلیف نہین ہے البتہ قرآن مجید کے نکات ہین ہمارے ذہن مین تو یہ آتا ہے کہ اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ جو اللہ رسول کی اطاعت کرے گا وہ سبھون کا پیارا ہوگا جیسے کوئی آدمی المشرب ہوتا ہے اور کوئی ابراہیمی المشرب اور کوئی محمدی المشرب

[1] اے اللہ مجھے بڑا صابر کردے اور بڑا شاکر کردے اور میری آنکھ مین مجھے چھوٹا اور لوگون کی آنکھون مین بڑا کردے ۱۲

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر مسواک کرے اور وضو کرکے دعاے معمولہ پڑھ کے سورۂ آلِ عمران
کے آخر کی دس آیتین آسمان کی طرف نظر اُٹھا کے پڑھے یعنی اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیتون کو کبھی وضو کرنے کے بعد پڑھا ہے اور
کبھی پہلے پڑھا ہے طالب کو اختیار ہے کہ وضو کے پہلے پڑھے یا بعد پڑھے اسکے
بعد تہجد کی نماز مین مشغول ہو۔ یہان چند وہ دعائین لکھدینا مناسب ہین جن کے
پڑھنے کا حضرت عالی نے مکرر ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اِلَى الْعَطْشَانِ
اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ
حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا مانگا کرے تا زندگی اُسپر کوئی بلا نہ آئیگی۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ

[illegible]

تحمل کی کیا ضرورت ہے اسکے دفع کرنے کو یہ ارشاد ہوا۔ ارشاد ہوا کہ جو دست
غیب کا عمل کرتے ہین اگر اہل نسبت ہون تو نسبت سلب ہو جائے اور سارے
عملون کا یہی حال ہے ٭ دست غیب کا ذکر تو آپ نے ایک ہی مرتبہ فرمایا مگر مطلق
اعمال کے لیے کئی مرتبہ یہی ارشاد کیا ایک مرتبہ فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ مجھی تسخیر کا
عمل ہے ہمنے تو تسخیر کا عمل کبھی نہین کیا البتہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کا مراقبہ کیا کرتے ہین ٭
یعنی تسخیر عالم کی وہ وجہ نہین ہے جو کوتاہ اندیش کم مایہ لوگ خیال کرتے ہین بلکہ وہ وجہ
ہے جسکا ذکر حدیث مین آیا ہے کہ جسے اللہ تعالے دوست رکھتا ہے اُس کا اعلان
فرشتون مین کردیتا ہے اور اُسکو محبوب رکھنے کا حکم فرماتا ہے اور فرشتے اہل زمین
کے قلوب کو اطلاع دیتے ہین جسکی وجہ سے اہل زمین کو خواہ مخواہ اُس سے اُنس
پیدا ہوتا ہے اور خود بخود دل اُسطرف کھنچے چلے جاتے ہین۔ ایک روز مین نے عرض کیا
کہ حضرت بڑی مشکل ہے کہ حضرات نقشبندیہ تو حصول مقصود کو صحبت شیخ پر منحصر رکھتے
ہین اور حضرت کے یہان کوئی رہنے نہین پاتا پھر طالب کیا کرے ارشاد
ہوا کہ تم نے سنا ہے کہ قاز ایک جانور ہے وہ انڈے دیکر اُڑ جاتا ہے اور محض
خیال سے انڈے سیتا ہے اور صرف اُسکے خیال ہی سے انڈے سیئے جاتے ہین
اور بچے پیدا ہوتے ہین پھر کیا اللہ تعالے نے انسان کو اتنی قدرت بھی نہین
دی ٭ برادر مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جب حضرت کی خدمت مین آکر رہے
اور کچھ عرصہ گذر گیا اتفاقاً ایک شب مین حاضر خدمت بابرکت تھا دل مین یہ
خیال آیا کہ مولوی صاحب کیا خوش نصیب ہین کہ ہروقت خدمت مین حاضر
رہتے ہین ایک ہم کم نصیب ہین کہ دور پڑے ہین اُسی وقت ارشاد ہوا کہ رہنے

اور کسی کو سب سے نسبت ہوتی ہے اسکی مثال اس طرح سمجھو کہ لڑکون کو ہر ایک پیار کرتا ہے ✤ اسکا حاصل یہ ہے کہ اگرچہ اعلی شخص کی توجہ اور انس سے ادنی کی توجہ ہو ہی جاتی ہے مگر اس سے ذاتی توجہ اور انس لازم نہین آتا اور آیت مین ہر ایک کی ذاتی توجہ اور انس مقصود ہی اسکو حاجت ہو یا نہو۔ آخر ذیقعد ۱۳۰۳؁ ہجری مین شب کے وقت حاضر خدمت بابرکت تھا ارشاد ہوا کہ اس امر مین اختلاف ہے کہ رویت باری تعالے خواب مین ممکن ہے یا نہین مگر حق یہ ہے کہ ہو سکتی ہے امام احمد حنبل رح نے کئی مرتبہ اللہ تعالے کو خواب مین دیکھا ہے ✤ ارشاد ہوا کہ افعال ظاہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہولت اور بے تکلف ہونے لگنا یہی فنا فی الرسول ہے اور کچھ نہین ✤ ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ حضرت حالتین سب کچھ طاری ہوتی ہین مگر وہ جو بات ہے وہ نہین ہے ارشاد ہوا کہ کوئی آسمان پر اوڑنے نہین لگتا ہے ولایت اسی کو کہتے ہین کہ احکام شریعت بے تکلف ہونے لگین اور افعال شریعت ایسے ہو جائین کہ گویا امور طبعی ہین ✤ ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ وحدت وجود کی نسبت حضور کی کیا راے ہے ارشاد ہوا کہ جب کچھ نہ تھا تو یہ سب کچھ کہان سے آگیا ✤ عصر کے وقت بخاری شریف کا سبق جب ختم ہو گیا تو حکیم عظمت حسین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب سے فرمایا کہ علحدہ چلو اور میرا ہاتھ پکڑ کے علحدہ لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ انبیاے کرام کو تحمل کیون زائد تھا حکیم صاحب نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے فرمایا کہ غلبۂ توحید ✤ اس ارشاد کی غالبا یہ وجہ تھی کہ ان دنون بعض واقعے ایسے پیش آے تھے جن مین حضرت نے بہت ہی تحمل فرمایا تھا ہم اپنے دل مین یہ خیال کرتے تھے کہ اس

عنہ سے مرفوعاً باین الفاظ مروی ہے نِعْمَ الْمُذَکِّرُ السُّبْحَۃُ یعنی تسبیح عمدہ یاد دلانیوالی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دانے پرو دیے گئے تھے اور سبحہ یعنی تسبیح اُسکا نام رکھ دیا گیا تھا اگرچہ اس حدیث کی سند کو ضعیف لکھا ہے مگر اسکے ضعیف ہونے سے اصل مقصود مین فتور نہین آتا اور حضرت عالی نے جو اثر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تسبیح کی ہیئت خاص کی سند مین بیان فرمایا اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بغیر اس سند کے تسبیح کا جواز ثابت نہین ہو سکتا بلکہ ثبوت جواز کے لیئے اسقدر کافی ہے کہ بہت سی روایتون سے صحابہ اور ازواج مطہرات کا گٹھلیون اور کنکریون پر پڑھنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھ کر منع نکرنا ثابت ہے طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح مین شرح مشکوۃ سے ناقل ہین وجاء بسند ضعیف عن علی مرفوعا نعم المذکر السبحۃ قال ابن حجر والروایات بالتسبیح بالنوی والحصا کثیرۃ عن الصحابۃ وبعض امہات المومنین بل راٰھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقرھا علیہ انتہی اور علامہ شامی ردالمحتار مین فرماتے ہین ودلیل الجواز مارواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد عن سعد ابن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین یدیھا نوی وحصا تسبح بہ فقال اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق والحمد للہ مثل ذلک واللہ اکبر مثل ذلک ولا الٰہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک فلم ینھھا عن ذلک وانما ارشدھا الی ما ھو ایسر وافضل ولو کان مکروھا

سے کیا ہوتا ہے جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ ایک گھڑی مین ہو جاتی ہے * ایک
مرتبہ چند ایسے شخصون کا ذکر آیا جو پہلے کسی کے مرید تھے اور پھر حضرت قبلہ سے بیعت کی
مین نے عرض کیا کہ صوفیہ تکرار بیعت کو منع کرتے ہین ارشاد ہوا کہ اگر مرشد اول صاحب
نسبت نہو اور دوسرا صاحب نسبت ہو تو تکرار واجب ہے صاحب نسبت سے
صرف بیعت کرنا باعث نجات ہے قیامت کے دن جب اُسکے حال پر عنایت الٰہی
ہوگی تو اسکا پرتو اُسکے مریدون کو پونہچے گا اور سب اُسکے ہمراہ جنت مین جائین گے *
مین نے عرض کیا کہ صاحب نسبت ہونا کیونکر معلوم ہو ارشاد ہوا کہ معلوم ہو جاتا ہے *
ایک روز مین حاضر خدمت تھا خادم حجام سامنے آگیا ارشاد ہوا کہ بدھ کے روز
حجامت بنانے کو مشائخ نے منع کیا ہے اور بہت خطرات اسمین بیان کیے ہین *
مین نے عرض کیا کہ کس روز حجامت بنانا بہتر ہے ارشاد ہوا کہ جمعرات کو۔ جمعرات کے
دن سر منڈانے مین مشائخ نے بڑے برکات بیان کیے ہین جمعرات کی صبح کو سفر کرنا
بھی اچھا ہے جمعہ کو سفر کرنا نہ چاہیے اور جو سفر مین ہو تو جمعہ کو چلنا کچھ مضائقہ نہین اور اگر
مکان پر ہو تو بعد جمعہ سفر کرے * ایک مرتبہ مجھے رخصت کرنے کی غرض سے حضرت
مسجد سے نکل کر دور تک تشریف لائے راہ مین جیب سے تسبیح نکال کر ارشاد فرمایا
کہ لو یہ تبرک ہے تسبیح پڑھا کرو یہ جو لوگ کہتے ہین کہ بدعت ہے غلط ہے حضرت ابوہریرہؓ
نے دانون کو پرو دیا ہے * فقیر کہتا ہے کہ ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین نعیم بن مُحَرّرؒ سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس ایک تاگا تھا جسمین دو ہزار گرہین تھین بغیر اُسکے
پڑھے آپ نہین سوتے تھے ملا علی قاریؒ نے بھی مرقات مین اس روایت کو نقل
کیا ہے اور اس روایت کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ

قبیل کی نہین ہے اس وجہ سے وہ ممنوع اور بدعت نہین ہوسکتی اسی قبیل سے وہ اذکار و اشغال ہین جو صوفیہ کرام نے بیان فرمائے ہین فَاحفظ واستقم۔ الغرض اگر اثر مذکور اور حدیث مزبور کا ثبوت کامل ہے تو تسبیح کا ثبوت نہایت ظاہر ہے اور اگر بالفرض ان دونون روایتون کا ثبوت کامل نہو تو بھی تسبیح کے ثبوت مین کلام نہین ہی۔ اس مختصر تقریر سے بہت سے جھگڑے طے ہوجاتے ہین اگر بنظر انصاف و غور دیکھا جاوے۔ واللہ ولی التوفیق۔ ایک مرتبہ مین نے استفسار کیا کہ قصیدہ غوثیہ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے یہ نسبت صحیح ہی یا نہین ارشاد ہوا کہ نہین۔

بعض اہل اللہ کے حالات

ارشاد ہوا کہ حضرت شاہ مینا صاحب لکھنؤ مین بڑے عالی نسبت تھے مین[1] مزار پر جایا کرتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ عرش سے لیکر مزار تک انوار کا ہجوم ہے اور اارہ رہ رہے ہے اور ایک پیر جلیلون ہین لکھنؤ مین ان کی نسبت ان سے بھی عالی ہے اور ایک شاہ بخارا ہین وہ بھی بڑے شخص ہین۔ مولوی عبدالرحمن صاحب بھی ہین اور عالم ہین اور شاہ مینا صاحب گلستان بوستان تک پڑھے تھے مگر مولوی صاحب ان کو ہرگز نہین پاتے۔ اس کے بعد فرمایا کہ نیک بختی اور شے ہے اور ولایت اور چیز ہی ولایت محض عنایت خدا سے ہوتی ہے حضرت[1] کے پاس بین بیس برس لوگ رہے اور حضرت فرماتے تھے کہ ہم بہت چاہتے ہین مگر کچھ نہین ہوتا اور جسکو وہ چاہتا ہی ایک توجہ مین ہوجاتا ہی[2] ارشاد فرماکے آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ پڑھنے پڑھانے سے کیا ہوتا ہے دیکھو مین کچھ

[1] یعنی حضرت شاہ محمد آفاق صاحب قدس سرہ ۱۲ [2] اس سے مقصود یہ ہے کہ زیادہ وظیفہ پڑھنے سے ولی نہین ہوجاتا ۱۲

لبين بها ذلك ولا تزيد السبحة على مضمون هذا الحديث الا بضم النوى فى خيط ومثل ذلك لا يظهر تا ثيرة فى المنع انتهى الغرض صحابہ کرام کا گٹھلیون وغیرہ پر پڑھنا توثابت ہے اب رہی تسبیح اسمین وہی دانے ہین مگر تاگے مین پروئے ہوے یعنی ان دانون مین شکل خاص پیدا ہو گئی جسکے سبب سے وہ دانے محفوظ ہو گئے اور منتشر ہونے سے بچے پس جب اصل کا ثبوت تقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو اس ہیئت سے بدعت اور ممنوع نہین ہو سکتی اسکی وجہ یہ ہے کہ جتنے امور شریعت سے ثابت ہین وہ دو قسم پر ہین ایک وہ جنکا مادہ یعنی اصل اور اسکی ہیئت شارع علیہ السلام نے متعین اور مقرر کر دی ہی جیسے نماز روزہ وغیرہا اسمین کسی طرح کی بیشی و کمی نہین ہو سکتی اور جو شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی ہی وہی مقبول ہے اور سوا اسکے اور جو شکل اسمین نکالی جاوے وہ مردود ہے۔

دوسرے وہ جنکی شکل متعین نہین کی صرف مادہ بیان فرما دیا ہی جیسے اعلای کلمۃ اللہ یا مطلق ذکر خدا یعنی یہ تو ارشاد ہوا کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا مگر ذکر کثیر کی سب شکلین بیان نہین فرمائین اسی طرح جہاد کا تو حکم دیا مگر اسکے لیے کوئی خاص طور ارشاد نہین ہوا اس قسم کے امور جس طور پر کیے جائین گے اور جو شکل اُنکی ہو گی اُسے خلاف شریعت نہین کہ سکتے کیونکہ شارع علیہ السلام کا شکل خاص کے بیان کرنے سے سکوت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ امر جس شکل سے کیا جاے وہ خلاف مرضی شارع نہین ہی کیونکہ السکوت فی معرض البیان بیان پس جس پیرایہ مین وہ اصلی امر ظاہر ہو گا شارع علیہ السلام کی مرضی کے مطابق ہو گا البتہ اگر ایسی شکل اختیار کیجاے جسکا ممنوع ہونا شریعت سے ثابت ہی تو بلا شک وہ شکل ممنوع اور خلاف مرضی شارع علیہ السلام ہو گی اور تسبیح کی شکل اس

ان مین صاحب نسبت ہے؟ اسکے بعد ارشاد ہوا کہ بھلا تمھین بتاؤ کہ دہلی سے لیکر
بریلی مراد آباد تک نقشبندیہ قادریہ چشتیہ مین کون شخص صاحب نسبت ہے؟ اس
ارشاد سے معلوم ہوا کہ سلسلہ مداریہ سوخت نہین ہوا البتہ اس مین کامل کم ہوتے ہین
سو اب اور سلاسل مین بھی اہل کمال کی کمی ہے ایک روز مین نے عابد علی شاہ صاحب لکھنوی
کا ذکر کیا فرمایا کہ البتہ وہ جھکا جھک ہین؟ موجودہ درویشون مین یہ کلمہ کسی کی نسبت
میرے روبرو نہین فرمایا اس سے بہت بڑی تعریف اُن کی نکلتی ہے - ایک روز عصر
کے وقت اس کمترین کو نزدیک بلا کر ارشاد کیا کہ مولوی عبدالقادر صاحب کے
ترجمے سے دو سو برس پیشتر بھاکھا مین نہایت عمدہ ترجمہ قرآن شریف کا ہوا ہے ہمنے
دیکھا ہے اللہ کا ترجمہ جانتے ہو ہندی مین کیا ہے مین نے تامل کیا فرمایا من موہن
اِلٰہ کو وَلَہٗ یَلِہٗ سے بھی مشتق کہتے ہین من کہتے ہین دل کو موہن موہنے والا یہ کہتے ہوئے
زور سے چیخ ماری آہ کی - اسوقت میری حالت بھی متغیر ہوگئی بعد سکون میرے دل
مین یہ خطرہ آیا کہ نقشبندیہ مین تو ضبط و سکون ہے یہ شورش کس وجہ سے ہے
ارشاد ہوا کہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ مین نسبت جذبیہ بھی ہے حضرت خواجہ باقی
باللہ علیہ الرحمہ نے تین برس تک ایک مجذوب کی صحبت مین رہ کر نسبت جذبیہ حاصل
کی ہے اس تین برس مین خواجہ صاحب کا یہ معمول رہا ہے کہ دو گھنٹہ ہر روز ان مجذوب
کی خدمت مین رہتے تھے اسمین گرمی اور برسات اور جاڑہ سب برابر تھا اگر وہ بیٹھے
رہتے تھے تو خواجہ صاحب بھی بیٹھے رہتے تھے اور اگر وہ پھرتے تھے تو خواجہ صاحب بھی

٤ [illegible]

قرآن شریف پڑھ لیتا ہون اور تھوڑا سا کچھ اور پھر لطف مین آکر فرمایا کہ اللہ رسول پر جان قربان کرنا چاہیے اس سے سب کچھ ہوتا ہے اور چند شعر پڑھے جنمین سے دو شعر یہ ہین ؎

سحر مین سامری - کیا قدرت	؎	تیری آنکھون مین جو اثر دیکھا
ہجوم داغ نے میری یہ گل فشانی کی		کہ اُسنے آپ تماشے کو مہربانی کی

یہ باتین میری طرف خطاب کرکے فرمائین اگرچہ اور صاحب بھی بیٹھے تھے اس سے میری اندرونی حالت مین عجیب لطف کا تغیر ہوا - سبحان من نوّر قلوب العارفین بنور العرفان ایک مرتبہ مولوی نور صاحب - اور مولوی انوار صاحب لکھنوی اور شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رحمہم اللہ کا ذکر آیا کسی کی نسبت ارشاد ہوا کہ صلحاے وقت مین سے تھے کسی کی نسبت فرمایا کہ ذاکر شاغل تھے مگر حضرت شاہ عبد القادر صاحب کی نسبت ارشاد ہوا کہ ہان شاہ عبد القادر صاحب البتہ صاحب نسبت تھے کچھ صاحب نسبت ہونا ٹھٹھے کی بات ہے ؟ مین نے عرض کیا کہ صاحب نسبت کسے کہتے ہین ارشاد ہوا کہ جگتے اور سوتے کسی حال مین اُسے غفلت نہین ہوتی اور جس امر کے دریافت کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے اُسطرف سے اسکا القا ہوجاتا ہے ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہین ؟ ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ حضرت لوگ مشہور کرتے ہین کہ سلسلہ مداریہ سوخت ہوگیا اب اسمین کوئی ولی نہین ہوتا ارشاد ہوا کہ دہلی مین ایک روز اہل اللہ کا مجمع تھا اور اُن مین حضرت ایشان بھی تھے اتفاقاً اسطرف سے مداریون کا غول نکلا بعض کہنے لگے بھلا دیکھو تو سہی ان مین کوئی صاحب نسبت بھی ہے حضرت ایشان نے فرمایا کہ ٹھیرو مین دیکھتا ہون تامل کے بعد فرمایا کہ فلان شخص

حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ ۱۲

سلسلہ مداریہ کا ذکر

اعلیٰ حضرت[1] اور حضرت قبلہ کے بعض حالات

حضرت نے اعلیٰ حضرت کی کرامات مین بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مراقب تھے اور
آپ کا ایک مرید پٹھان لڑائی مین گھر گیا اور ایک نے اسکے بھالا مارا اُسنے دیکھا کہ
حضرت سامنے آگئے اور وہ بالکل بچ گیا یہان حضرت نے اپنے خادمون سے
فرمایا کہ ادھر آؤ دیکھو ہماری پٹیھ مین کیا ہوا دیکھا تو زخم تھا کپڑا پھاڑ کر بھرا گیا حضرت
نے اُسکی وجہ بیان نہین فرمائی جب وہ پٹھان آیا تو اُسنے بیان کیا دوسری
کرامت یہ بیان فرمائی کہ ایک غریب نے آکر عرض کیا کہ میرے پاس دو پیسے ہین اور
گھر مین کھانے والے بہت ہین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اچھا ان پیسون کا
رانگا لے آوہ بے تامل لے آیا فرمایا کہ یہ بوٹی کہتی ہے کہ مجھ سے چاندی بنتی ہے
بنا کر دیکھو اُسنے بنائی بن گئی تو اُسنے اچھی طرح سے بال بچون کو کھلایا + اس ذکر مین
یہ بھی فرمایا کہ ایک روز ہم مسجد مین بیٹھے تھے اور بہت سے ہندو مارنے کو چڑھ آئے
ہمارے پاس فقط ایک آدمی تھا ہم باہر نکلے انھون نے تپنچے فیر کیے مگر خدا کی قدرت
ہمارے ایک گولی نہ لگی + ایک شب اُس مسجد[2] کا تذکرہ ہوا جس مین مین نماز پڑھتا ہون
مین نے عرض کیا کہ حضرت یہ مسجد ٹیڑھی ہے قبلہ کے رخ نہین ہے ارشاد ہوا
کہ تم سیدھی نہین کر دیتے ایک گانون کا نام لے کر فرمایا کہ اُس مین ایک مسجد کو لوگ
ٹیڑہی کہتے تھے مین نے وہان نماز پڑھی اور تھوڑی دیر بیٹھا پھر مین نے لوگون

---

[1] اعلیٰ حضرت سے مقصود حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ ہین ۱۲ [2] یعنی دو لاری کی مسجد جو کاپنور مین ہے ۱۲

اُن کے ہمراہ پھرا کرتے تھے خواہ کیسی ہی دھوپ ہوتی یا کیسا ہی پانی برستا ❊ یہ
بھی ارشاد ہوا کہ بعض مجذوبون کی نسبت صحیح ہوتی ہے اور بعض کی صحیح نہین
ہوتی جنکی نسبت صحیح ہوتی ہے وہ احکام شریعت کا بہت ادب کرتے ہین ❊ ایک
روز بعد عصر بخاری شریف کے سبق مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر آیا صاحبزادہ
جناب احمد میان صاحب نے فرمایا کہ کنھیا کی سولہ ہزار گوپیان تھین ارشاد ہوا کہ
حضرتؓ کے پیشتر یہ لوگ مسلمان تھے ❊ فقیر کہتا ہے کہ بعض اور حضرات نقشبندیہ نے
بھی ایسا کچھ کہا ہے چنانچہ قیوم دوران حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس سرہ
اُس شخص کے خواب کی تعبیر مین فرماتے ہین جسنے دیکھا تھا کہ ایک جنگل آگ سے بھرا
ہوا ہے اور کنھیا اُسکے بیچ مین ہے اور رام چندر اُسکے کنارہ پر ایک شخص نے اُسکی
تعبیر مین بیان کیا کہ یہ لوگ کافرون کے سردار ہین اسلیے جہنم کی آگ مین جلتے ہین
مرزا صاحب نے فرمایا کہ اسکی تعبیر دوسری ہے جتنے لوگ گذر گئے ہین ان مین
سے کسی خاص شخص پر کفر کا حکم کرنا بغیر ثبوت شرعی جائز نہین ہے اور ان دونون
کا حال نہ قرآن مجید مین ہے نہ حدیث مین اور قرآن مجید مین آچکا ہے کہ ہر قرین
ہدایت کرنے والا گذرا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہنود مین بھی کوئی ہادی گذرا ہوگا
اس تقدیر پر ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے عہد مین ولی ہون یا نبی اور رام چندر نسبت
سلوک کی تعلیم کرتا ہو اور کشن نسبت جذبی چونکہ کنھیا مین ذوق وشوق کا غلبہ تھا اسلیے
وہ عشق ومحبت کی آگ مین جلتا ہوا نظر آیا اور رام چندر پر سلوک غالب تھا جذب
کو طے کر چکا تھا اسوجہ سے وہ اُس آگ کے کنارے نظر آیا حضرت حاجی
محمد افضل قدس سرہ نے اس تعبیر کو بہت پسند کیا اور خوش ہوئے

ہمین یہ مزہ قرآن مجید پڑھنے مین آتا ہے جنت مین جب ہمارے پاس حورین آئین گی
تو اُن سے کہین گے کہ آؤ ذرا قرآن مجید تو سن لو بعض مرتبہ ایسی کیفیت طاری ہوتی
کہ قریب تھا کہ دم نکل جاے مگر حضرتؒ پاس بیٹھے ہوے تھے اللہ کے فضل سے
بچ گئے ✦ ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ حضرت نے مجھے امام کیا مین نے نماز پڑھائی
بعد نماز حضرت نے اپنے خلفا سے کہا کہ ہمنے یہان سے لیکر ولایت تک بہت
سے مشائخ کے پیچھے نماز پڑھی ہے مگر یہ مزہ نہین آیا جو اسکے پیچھے آیا ✦

بعض اعمال کا ذکر

ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ حضرت میرے ذمہ قرض ہو گیا ہے ارشاد ہوا
کہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ
عَمَّنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ
الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ✦ مین نے عرض کیا کہ کسقدر پڑھون۔ ارشاد ہوا کہ جسقدر
چاہو ✦ بعد اس ارشاد کے مین کبھی گیارہ مرتبہ اور کبھی اکیس مرتبہ اور کبھی پچیس مرتبہ
صبح و شام پڑھ لیتا تھا اللہ نے قرض ادا کر دیا ایک مرتبہ نہین اکثر ایسا اتفاق ہوا مین نے
عرض کیا کہ حضرت لوگ تعویذ بہت مانگتے ہین کیا لکھ دیا کرون ارشاد ہوا کہ تم پڑھے
لکھے ہو کر ایسی بات پوچھتے ہو جو جی مین آیا کرے وہ لکھ دیا کرو ✦ پھر مین نے عرض کیا کہ
حضور ہی ارشاد فرماوین تو خوب ہو ارشاد ہوا کہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا
اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت حمل کی مدت ابھی

سے کہا کہ دیکھو تو یہ مسجد سیدھی ہے یا ٹیڑھی خدا کی قدرت پھر جو دیکھا تو وہ مسجد سیدھی تھی
یعنی تھوڑی دیر بیٹھ کر جو آپ نے ہمت فرمائی تو خدا تعالے نے اس مسجد کو سیدھا
کر دیا ع اولیا را ہست قدرت از آلہ + ارشاد ہوا اسکی کیا وجہ تھی کہ حضرت عیسیٰ
سیکڑون مریضون کو ایک پھونک مین اچھا کر دیتے تھے پھر خود ہی جواب مین
دو شعر پڑھے جنمین کا ایک شعر یہ ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود	گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

پھر ارشاد ہوا کہ ایک کوڑھی میرے پاس آیا اول تو مین اُسپر خفا ہوا پھر اُسے
علیحدہ کھانے وغیرہ کو دیدیا کیونکہ شریعت مین اسی طرح ہے - پھر مین نے کچھ دم کر دیا
اور دوا بھی کھانے کو بتادی چند روز کے بعد وہ اچھا ہو کر آیا اور پچیس روپیہ نذر کیے
اسکی لڑکی کے اولاد نہین ہوتی تھی اسکے لیے دعا کرائی اللہ نے اُسکے اولاد دی +
اسکے بعد فرمایا کہ جس ولی کو جس پیغمبر سے نسبت ہوتی ہے اُسکی سی کرامات کم و بیش
اُس سے ہوتی رہتی ہین + ارشاد ہوا کہ ایک مرتبہ بھیڑیا لڑکے کو لیے جاتا تھا
اور بہت لوگ غل مچاتے اُسکے پیچھے دوڑتے آتے تھے مین بھی باہر نکلا بھیڑیا میرے
روبرو سے ہو کر گذرا مین نے آہستہ سے کہا کہ چھوڑ دے کیون لیے جاتا ہے اُسنے
اُسی وقت چھوڑ دیا اور میری طرف کھینین کھینین نظر سے دیکھتا ہوا چلا گیا + مکرر ارشاد
ہوا کہ اللہ کی محبت مین جو مزہ ہے وہ جنّت کی چیزون مین نہین ہے حور و قصور اور
کھانے کی چیزین اور حوض کوثر ان سب کا مزہ اُس مزہ کے روبرو کچھ نہین ہے
عاشقون کو جنت بھی اسی وجہ سے پسند ہوگی کہ اُس مین اُسی کا جمال ہے ؎

عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست	کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست

کرتے تھے اب اکثر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ سوتے وقت سو سو مرتبہ پڑھنے
کو فرماتے ہین حضرت مرزا مظہر جان جانان رضی اللہ تعالے عنہ ایک خط مین تحریر فرماتے
ہین سورۂ لایلاف کہ براے دفع شر بہ از و نسخہ نیست دعای حزب البحر ہمچنین بخوانید انتہی

اظہار نعمت و بندہ نوازی

سنہ ۱۲۹۳ھ مین حدیث کی سند لیکر جب مین حاضر خدمت بابرکت ہوا تو کل کتب
احادیث کی اجازت دی بالتخصیص موطاے امام مالک اور حصن حصین کی اور سمین
جو ادعیہ غیر مخصوصہ ہین اُن کے پڑھنے کو مکرر ارشاد ہوا کتب احادیث مین موطاے
امام مالکؒ کی تخصیص غالباً اس وجہ سے فرمائی کہ جناب مولانا احمد علی صاحب مرحوم
محدث سہارنپوری سے مجھے اُسکی سند نہ تھی اور بعض کے نزدیک یہ بھی صحاح
ستہ مین داخل ہے۔ اس مرتبہ مجھی مولوی حکیم خلیل الرحمن خان صاحب بھی میرے
ہمراہ تھے اسوجہ سے ارشاد ہوا کہ ہم جب اپنے حضرت کے پاس جایا کرتے
تھے تو کسی کو ہمراہ نہین لیتے تھے اور اگر اتفاقاً کوئی ہمراہ ہو لیا تو جب قریب پونہچتے
تھے تو علیحدہ ہو جاتے تھے + غرضکہ حضرت کا منشا یہ تھا کہ تنہا آیا کرو۔ جب مین خصت
ہونے کی غرض سے حضرت کے ہمراہ مسجد کے اندر سے صحن مسجد مین آیا تو حضرت قبلہ
میرا ہاتھ پکڑ کے مسجد کے اندر داہنے گوشہ مین لے گئے اور اُکڑو بیٹھ کر ارشاد
فرمایا کہ جو کوئی تمھارے پاس آکر بیعت کی درخواست کرے تو خاندان نقشبندیہ اور
قادریہ مین مرید کر لیا کرو + مین نے عرض کیا کہ حضرت مین اس قابل نہین ہون ارشاد
ہوا کہ تمھین اس سے کیا بحث ہے جو ہم کہتے ہین وہ کرو + پھر مین نے عرض کیا کہ

پوری نہین ہوئی اور درد ہوتا ہے آپ نے شکر منگا کر چند مرتبہ اُسپر یہ آیت پڑھکر کھانے کو فرما دیا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ؎ ایک مرتبہ شب کو بہت سی باتین ارشاد فرماین اُن مین یہ بھی ارشاد ہوا کہ جب کوئی بھاگے ہوئے کی خبر دے تو سورۂ وَاللَّیْل پڑھکر دستک دیدے خدا تعالے چاہے تو لوٹ آوے گا ؎ اور خلاصی دردزہ کے لیے گڑ پر پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یہ آیت پڑھ دے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ اور کھلادے اور جس کسی کو مرگی آتی ہو اُسکے کان مین یہ کہدے الٰہی بطفیل حضرت معروف کرخی مرگی فلان دفع شود ؎ ایک مرتبہ یہ بھی ارشاد ہوا تھا کہ کھٹمل کا خون اُسکی ناک مین ڈال دو ؎ عرصے کے بعد مین نے عرض کیا کہ خوف اسقاط حمل کے لیے حضور کیا پڑھ دیتے ہین ارشاد ہوا کہ اَلْحَمْد اور تینون قُلْ بعد تامل کے فرمایا یاد رکھو کہ ہر ایک مرض کے لیے اَلْحَمْد پڑھ دیا کرو کسیکو گڑ پر کسیکو شکر پر ؎ مین نے عرض کیا سورۂ فاتحہ ارشاد ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ مین نے عرض کیا کہ پیشتر حضور فلان آیت پڑھ دیتے تھے ارشاد ہوا کہ حدیث مین نہین آیا ؎ معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف حالت کی وجہ سے معمول مین اختلاف ہوا آخر مین اِتباع سنت کو غلبہ ہو گیا۔ اسوجہ سے اُنھین اعمال پر مدار رہا جو بہ تخصیص حدیث مین آئے ہین اگرچہ کسی اور آیت کا پڑھ دینا خلاف حدیث نہین ہے۔ نسخہ ارشاد ہوا کہ برص کے لیے فاختہ اور کبوتر کے خون کو ملا کر لگا دے اور کبھی کبھی مہندی یا کتھ یا عطر لگا دیا کرے ؎ ایک مرتبہ آپ نے جنگلی کبوتر کی قید لگائی تھی اس لیے اُسی کا خون ہونا چاہیے۔ اول حضرت کا یہ معمول تھا کہ جس کسی نے کسی مطلب کے لیے پڑھنے کو دریافت کیا تو آپ اکثر سورہ لایلاف ایک سو ایک مرتبہ اور پچیس مرتبہ درود اول اور پچیس مرتبہ آخر پڑھنے کو فرمایا

گھبرائے حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ اس خواب کا دیکھنے والا ولی ہوگا ماں کی
صحبت سے اشارہ خاکساری ہے اور بھائی کے قتل سے مراد نفس کا مار ڈالنا ہے
صوفیہ نے لکھا ہے کہ تا از ما در خود جفت نشود و برادر خود را نہ کشد کامل نشود ۔ مین نے
عرض کیا کہ حضرت عرصہ ہوا والدہ سے صحبت کرتے ہوے تو مین نے بھی اپنے آپ کو
دیکھا تھا مگر بھائی کا قتل کرنا مجھے یاد نہین پڑتا فرمایا کہ اتنی ہی کسر ہے ۔ ایک شب
حضرت عالی اس نیازمند سے اپنے بعض واردات اور معاملات بیان فرماتے تھے
اُن مین ایک یہ ارشاد ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ
ہمارے گھر مین جاؤ مجھے جاتے ہوے شرم آئی اسلیے تامل کیا حضرت نے مکرر فرمایا کہ جاؤ
ہم کہتے ہین مین گیا اندر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف رکھتی تھین آپ نے سینہ
مبارک بالکل کھولکر مجھے سینہ سے لگا لیا اور بہت پیار کیا ۔ بھلا تم تو سیّد ہو اور
بیشک سید ہو تم سے بھی ایسے معاملے ہوتے ہین ۔ مین نے عرض کیا کہ اتبک
تو نہین ہوے اگر حضور کی توجہ ہوگی تو کیا بعید ہے ۔ ایک مرتبہ مین حاضر ہوا دریافت
فرمایا کہ تمھین بھوپال کا حال کچھ معلوم ہے مین نے عرض کیا کہ حضرت مجھے نہین معلوم
فرمایا کچھ نہین معلوم ۔ مین نے عرض کیا کہ حضرت کوئی نئی بات تو نہین معلوم
ارشاد ہوا کہ یہ اسلامی ریاست ہے تم اس سے ایسے بے پرواہ رہتے
ہو اسکا خیال چاہیے ۔ ایک مرتبہ مین نے بذریعہ عریضہ عرض کیا کہ دل چاہتا ہے کہ شہر
بشہر پھرون اور سِیرُوْا فِی الْاَرْضِ پر عمل کرون حضور سے اجازت چاہتا ہون اسکے
جواب مین ارشاد ہوا کہ مضائقہ نیست بعض اولیا رضی اللہ عنہم ہم نمودہ اند حضرت
قبلہ کو اشعار کثرت سے یاد ہین اور جس مجلس مین آپ لطف مین آکر اشعار پڑھنے لگتے ہین

اس بوجھ کو حضور ہی سنبھالیں اور خیال رکھیں فرمایا ہاں ✤ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا
کہ جب فیضان قلب پر آنے لگتا ہے تو اکثر اوقات طبیعت اختیار میں نہیں رہتی ارشاد
ہوا کہ اس مطلب کے حصول کے لیے دو طریقے رکھے ہیں ایک ضبط و اختیار دوسرا جذب
و اضطراب بعضے ضبط کی راہ سے گذرتے ہیں اور بعضے جذب کی راہ سے ✤ بعض
صحابہؓ کی نسبت فرمایا کہ فلاں وقت بے اختیار ہو کر زمین پر گر پڑے اگر ہم پر تم پر ایسی
حالت گذرے تو کیا عجب ہے ✤ پھر میں نے عرض کیا کہ بے اختیاری کی وجہ سے
اظہار حال ہوتا ہے اور ورود فیضان میں نقص آتا ہے اور بعض وقت فیض بالکل
بند ہو جاتا ہے ارشاد ہوا کہ ایسا نہیں ہے اور اظہار حال اپنے اختیار سے
منع ہے نہ بلا اختیار - درود شریف کی کثرت کرو ✤ دوسری مرتبہ جو میں نے
کثرت اضطراب وغیرہ کی شکایت کی تو ارشاد ہوا کہ مثنوی مولانا رومؒ دیکھا کرو ✤
ایک عرصہ کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضرت میں بہ نسبت پہلے کے سہ گنا ذکر
کرتا ہوں مگر وہ کیفیت نہیں ہوتی جو پہلے ہوتی تھی اسکا جواب مزاح میں اسطرح
ارشاد ہوا کہ تمنے سنا ہے کہ پرانی جورو ماں کے مانند ہو جاتی ہے وہی حالت
ذکر کی ہے ✤ میں نے رمضان شریف ۱۳۰۶ھ میں خواب دیکھا کہ میں بالکل
برہنہ نماز پڑھتا ہوں مگر بیٹھ کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بازو
کی طرف تشریف فرما ہیں بایں ہمہ مجھے کچھ حجاب نہیں ہے مجھے برہنگی کی وجہ
سے تشویش تھی میں نے حضرت سے یہ خواب عرض کیا ارشاد ہوا کہ بہت عمدہ
خواب ہے برہنہ ہونے سے اشارہ دنیا سے بے لوث ہونا ہے ✤ ہمنے ایک مرتبہ
خواب دیکھا کہ اپنی والدہ سے صحبت کی اور اپنے بھائی کو مار ڈالا یہ دیکھ کر ہم بہت

تابعین کو تلاش کیا کرتے تھے تا کہ انکی برکت سے دشمن پر فتحیابی چاہین اُسوقت حضرت نے یہ شعر پڑھا ؎

سر سبز سبزہ ہو جو ترا پائمال ہو	ٹھیرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو

رتیا شاہ جو ایک کامل درویش تھے اُنکا ایک مرید پھر مانگ لکھا تا پھرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے بھی لکھنے کی درخواست کی مین نے کہا کہ تم نہین لکھتے یہ تو بتاؤ کہ یہ تم کیون لکھواتے ہو اُسنے کہا کہ مرشد نے کہا ہی اور مین کچھ نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ ہمسے سنو ؛ اور یہ قطعہ اُسے سُنایا

کس نے پھر مانگ کہا کس نے منگایا مجھکو	کس نے دیوانہ صفت آپ پھرایا مجھ کو
تو وہ داتا ہی کہ سیری نہین دینے سے تجھے	لذت جود سے پھر مانگ سکھایا مجھکو

یعنی اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد ہوا ایک روز حضرت سورۂ مریم پڑھکر اُسکا ترجمہ فرماتے تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حال مین یہ آیت آئی وَکَانَ عِنْدَ رَبِّكَ مَرْضِیًّا اسکا ترجمہ کیا اور تھا اپنے رب کا پیارا ؛ اور زور سے چیخ ماری اور سکوت کیا پھر یہ شعر پڑھا ؎

ہمارے پاس ہی کیا جو فدا کرین تجھ پر	مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہین

اسی روز آپ بیمار ہوے اور بعض اوقات یہی شعر آپ پڑھتے تھے جبلی وجہ سے ارادت مندون کو ہراس ہوتا تھا۔ یہ شعر اکثر آپ کی زبان مبارک سے سنا گیا

ہجوم داغ نے میری یہ گلفشانی کی	؎	کہ اُسنے آپ تماشہ کو مہربانی کی
دن مین سو سو بار وان جانا مجھے	شعر	اسین سودائی کہے یا کوئی دیوانہ مجھے
دل کس کی چشم مست کا سرشار ہوگیا	شعر	کسکی نظر لگی کہ یہ بیمار ہوگیا

وہ صحبت بھی عجب لطف کی ہوتی ہے جسکے مزہ کو دل ہی جانتا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند اشعار
جو آپکی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہین اور اسوقت پیش نظر ہین اُنھین ہدیۂ اہل مذاق کرون ایک
روز بعد نماز صبح حسب معمول حضرت مراقب تھے اور یہ کمترین پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ رقت طاری
ہوئی آپ فارغ ہو کر کھڑے ہوے مین اُسی حالت مین تھا آپنے مجھے دیکھکر یہ شعر پڑھا ؎

اے خوش آن چشمے کہ گریان سے نمود ؛	ای خوش آن جانی کہ بریان سے نمود

اس شعر کے سنتے ہی مین ازخود رفتہ ہوگیا رباعی۔

آن کس کہ ترا شناخت جان راچہ کند	فرزند و عزیز و خانمان راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشے	دیوانۂ تو ہر دو جہان راچہ کند

جو صاحب صرف نسب پر فخر کرتے ہون وہ اس شعر کو ملاحظہ کرین ؎

امتیاز شرف آدمیان راحسب ست		بہر تحقیق نسب آدم وحوا کافی ست
رباعی چون عود نبود چوب بید آوردم		روی سیہ و موے سفید آوردم
چون خود گفتی کہ ناامیدی کفر ست		فرمان تو بردم وامید آوردم
نہفتہ ام بخموشے خیال روی ترا	شعر	مباد کز نفسم بشنوند بوے ترا
نفس و شیطان زدکرمیا راہ من	شعر	رحمتت باشد شفاعت خواہ من
کمتر از کم شو اگر دارے خبر	شعر	این طریق کاملان ست اے پسر
گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن		تا شود نور الٰہی بادو چشمت مقترن
مژہ در چشم سنائی چون سنان تیر باد		گر زبانی زندگی خواہد سنائی بی سنن
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند	؎	کہ برون درچہ کردی کہ درون درآئی

صحیح بخاری کا سبق ہورہا تھا اسمین وہ حدیث آئی کہ لوگ صحابہ کرام کو اور ان کے بعد

دوگانہ نفل پڑھکر اس درود شریف کو ہزار مرتبہ پڑھو اور وہین سو رہو اور کسی سے کلام نہ کرو وہ درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَتِكَ الْعُظْمٰی جَمَالُكَ الْعُلْیٰ تَجَلِّیْكَ الْاُوْلٰی اَیْ سَیِّدِیْ اَنْتَ حَامِدٌ وَ مَحْمُوْدٌ لَا طَاقَةَ لَنَا بِوَصْفِكَ وَلِقَائِكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ مَطْلُوْبِیْ وَمَطْلُوْبِیْ اٰہ اٰہ حَسْرَتَنَا اَدْرِنِیْ جَمَالَكَ لِلّٰہِ فَلِلّٰہِ مجھے اُس زمانہ مین اعمال کا کسیقدر شوق تھا اسوجہ سے مین نے عمل کی درخواست کی فرمایا کہ ہمنے بھی کچھ عمر اس مین خراب کی ہر کوئی نفع نہین دیکھا کیونکہ اعمال کا اثر اُسوقت ہوتا ہے کہ دنیا کی لذتون کو چھوڑدے کھانے مین پہننے مین زہد کرے محنت شاق اُٹھاے اگر یہ نہین تو کچھ نہین پھر اس محنت سے کوئی عمل کیا تو وہ ایک امر پر قادر ہو گیا باقی کے لیے پھر احتیاج ہے اب جس عمل کو اس نے قبضے مین کیا اس سے اسکی ذات کو کوئی نفع نہین دینی منفعت تو ظاہر ہے کیونکہ اعمال مین جو اسقدر محنت کیجاتی ہے اُس سے مقصود خدا تو ہوتا ہی نہین بلکہ دوسرا امر مثل تسخیر وغیرہ کے مقصود ہوتا ہے پھر دینی نفع کیا اُسپر مرتب ہوگا دنیا کی حالت یہ ہے کہ جَو کی روٹی کہا کے بسر کرتے ہین پھر اسکی ذات کو کیا لطف ہوا افسوس کہ اتنی محنت بھی کی مگر کوئی نفع نہوا میان وہ بات حاصل کرو جسمین دنیا و دین کا لطف آوے اور زبان مین سب کچھ ہو جاے۔ اس ارشاد کے بعد میرا دل اعمال سے سرد ہو گیا اور مین نے عرض کیا کہ وہی بات تعلیم فرمائیے جسمین دین و دنیا کا لطف حاصل ہو پھر آپ نے سلوک قادریہ تعلیم فرمانا شروع کیا پہلے فرمایا کہ بارہ ہزار مرتبہ اور کم سے کم چھ ہزار مرتبہ کلمہ پڑھا کرو اسطرح کہ جب سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہ لیا تو ایکمرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا پھر پاس انفاس کی تعلیم فرمائی کہ جب سانس اندر جاے تو لَآ اِلٰہَ خیال کرو اور جب باہر آئے تو اِلَّا اللّٰہُ خیال کرو تاکہ اسکی مداومت سے قلب مین ماسوا کی نفی ہو جاے اور خاتمہ اثبات ذات پاک پر ہو کیونکہ روح نکلنے کے وقت سانس باہر کو آتی ہے

ہندی اشعار

اسمن مور بندگی توہین	سمرن تور بسر گئی موہین

اپنے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورارے

ندیا کنارے مورا بوسے مین جانون پیا مورارے

ایضا

گو ناتھے باجے باجن لاگے انگنا مین ٹھاری لجاون

اُن کے نام کی آسا لگی ہے جن کا محمد ناؤن

جائیے کسواسطے ای درد میخانہ کے بیچ	۵	اور ہی مستی ہی اپنے دل کے میخانہ کے بیچ
کیا کرین سیر چمن ہان آرزو کچھ اور ہے	۵	گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھ اور ہے

ایک مرتبہ فرمایا کہ بوڑھے ہونے سے کچھ آتش محبت کم نہین ہو جاتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ شعر پڑھا ۵

دل ڈھونڈتا سینہ مین مرے بوالعجبی ہے
اک ڈھیر ہے یان راکھ کا اور آگ دبی ہے

یہان تک ارشادات ضروریہ حضرت عالی مدظلہم بیان کئے گئے جن مین طریقہ نقشبندیہ کی تعلیم تھی اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ کرامت علی صاحب رحمہ اللہ نے جو کچھ طریقہ قادریہ کی تعلیم اس فقیر کو فرمائی تھی اُسے بھی بیان کرون تا کہ دونون طریقون کے طالب مستفید ہون۔

جناب شاہ صاحب سے جب اول مرتبہ مجھے نیاز حاصل ہوا تو مین نے عرض کیا کہ مجھی مدت سے آرزو ہے کہ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی زیارت نصیب ہو آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ کو

جب مین نے یہ شغل شروع کیا تو پہلے کچھ نہین معلوم ہوتا تھا پھر اُس نام پاک مین روشنی اور
اور چمک شروع ہوئی اور ترقی کرنے لگی اور پھر مختلف رنگتین نظر آنے لگین اس سے آگے
جو حالات گذرے اُسکے بیان کی ضرورت نہین جو کوئی کریگا وہ خود دیکھ لے گا اور بیان
نہ کرنے کا سبب یہ بھی ہے کہ مختلف کیفتین گذرتی ہین کسی پر کیسی کسی پر کیسی اب اگر ایک
کا بیان کیا جاے تو ناواقف دوسرے کی نفی خیال کریگا جب مین نے زیادتی وحشت
اور جذب کی شکایت کی تو فرمایا کہ بعد نماز عشا کے دو سو مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھا کرو یہ باتین آپ نے صرف تعلیم ہی نہین فرمائی
تھین بلکہ اُسپر عمل کرایا تھا اور اسقدر نوازش وکرم اس ناچیز کے حال پر تھا کہ باوجود
مسافت اور ضعف پیری کے ہر روز شام کو غریب خانہ پر تشریف فرما ہوا کرتے تھے اور
صبح کو مین حاضر خدمت بابرکت ہوتا تھا۔ مین نے مکرر عرض کیا کہ حسب ارشاد مین
محنت تو کرتا ہون مگر جناب ہمت فرما کر یون عنایت فرمائین اُس کے جواب
مین کبھی تو یہ فرمایا کہ مفت کی چیز کی آدمی کو قدر نہین ہوتی اور اپنی کمائی ہوئی کی قدر
ہوتی ہے اور اُسکو ثبات و قرار بھی نہین ہوتا اور جو محنت سے حاصل ہوتا ہے اُسے
ثبات ہوتا ہے تمنے حافظ امام علی کا حال نہین دیکھا کبھی یہ فرمایا کہ تم مجھے گالیان
کھلواؤ گے تمھاری والدہ کہین گی کہ میرے بیٹے کو کیا کر دیا۔ حافظ امام علی صاحب
ایک نہایت صالح شخص تھے آپ کی توجہ ان کے حال پر ہوئی اور بغیر تعلیم ذکر و اشغال
اُن کی حالت کو بدل دیا آخر وہ پڑھنا چھوڑ کر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے مگر بعض امور
ایسے پیش آئے کہ ناقدری پائی گئی اسواسطے آپ نے سلب کر لیا پھر وہ کورے
رہ گئے مگر پھر بہت اصرار کے بعد تین روز تنہائی مین بٹھا کر توجہ دی تیسرے روز توجہ مین

اسکے بعد ذکر نفی و اثبات اس طریقے سے تعلیم فرمایا کہ دو زانو یا چار زانو بیٹھکر لا کو قلب کے
نیچے سے اُٹھائے اور داہنے مونڈھے تک لیجائے اور اِلٰہ کو دماغ سے خیال کرے اور
اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب زور سے قلب پر لگائے اور ابتدا مین لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور پھر
لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور جب قلب مین ماسوی اللہ کی طلب نہ ہے تو لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ
کہے یعنی لا کے ساتھ اپنی اور کل عالم کے وجود کی نفی کرے اور اللہ کا وجود اپنے قلب مین
بلکہ ہر جگہ ثابت کرے کوئی تعداد اسکی نہین فرمائی میری قوت و شوق پر چھوڑ دیا مگر جہر کے ساتھ کرنے
کو فرمایا جب اسکی مزاولت کرتے چند روز گذرے تو ارشاد کیا کہ قلب صنوبری
پر لفظ اللّٰہُ کا چاندی سے لکھا ہوا خیال کرو اور اس طرح اُسکی شکل بھی لکھوادی۔

قلب سلیم

لہ قلب [illegible]

اضافہ ارشادات رحمانی

۹- ربیع الاول ۱۳۰۰؁ مین بعد عصر شیخ احمد مکی صاحب قرآن مجید سنانے لگے سورۂ آل عمران کی دوسرے رکوع سے - آپ ترجمہ با محاورہ فرماتے جاتے تھے جب یہ لفظ پڑھا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ارشاد فرمایا کہ یہ لفظ اطاعت طوع سے ماخوذ ہے یعنی اللہ و رسول کے حکم کی بجا آوری برغبت و خوشی کرو ÷ اسی حال مین آپکو چھینک آئی کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ÷ پھر فرمایا کہ حدیث مین آیا ہے کہ چھینک کے بعد جو کوئی الحمد للہ علی کل حال کہے اسکی ڈاڑھ مین درد نہوگا ÷ اسی جلسہ مین آپنے یہ شعر پڑھا ؎

قدسی ندانم چون شود سودای بازار جزا		او نقد آمرزش بلف من جنس عصیان در بغل	

اور حاضرین سے دریافت کیا یہ شعر کسکا ہے لوگون نے کہا کہ قدسی کا فرمایا کہ شاہ عبد العزیز صاحب کا شعر ہے - وہ قدسی تخلص کرتے تھے اسی تاریخ مین قبل دوپہر حاضر خدمت تھا کچھ نکاح کا ذکر آیا اسمین فرمایا کہ اِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا مُتَنَعِّمِیْنَ مالدار عورت سے نکاح کرنا بھی تنعم مین داخل ہے ہم ملی

عجیب حالت تھی کہ ایک شخص نے مجھے آکر آواز دی اور بار بار پکارنا شروع کیا آخر کو آپ نے
توجہ ختم کردی اور فرمایا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ تمھارے ذاوا کی جگہ تمھین کر دون مگر خدا
نے نہ چاہا اسکے بعد مجھے بہت شکر ہوگیا اسوجہ سے آپ نے پھر توجہ نہین
دی دو امر کی نصیحت زیادہ فرمائی تھی - ایک تو یہ کہ کسی سے بدلہ نہ چاہنا اور صبر بھی نہ
کرنا کیونکہ بدلہ نہ لینے سے غرض یہ ہے کہ کسی مخلوق خدا کو ایذا نہ پونہچے اور جب تمنے صبر
کیا تو تمھارے بدلے سے زیادہ اُسے ایذا پونہچے گی اور اُسپر صبر پڑیگا مین نے عرض کیا
کہ حضرت دوہی طریقے ہین صبر یا بدلہ جب یہ دونون نہ کرے تو کیا کرے فرمایا کہ
جب کسی سے ایذا پونہچے تو کچھ کہ لے اور کسی قدر غصہ کرلے اس سے صبر نہ پڑے گا اور
بدلہ بھی نہ ہوگا دوسرے یہ کہ محبت کو چھپانا چاہیے خوب اچھا کھاؤ اچھا پہنو تاکہ لوگ
جانین کہ انھین اللہ سے کیا واسطہ ہے مگر دل اُنکی محبت مین چور ہو افسوس صد افسوس
کہ یہین تک آپنے تعلیم فرمائی تھی کہ آپ سخت علیل ہوگئے اور اُسی بیماری مین کالپی مین
جاکر انتقال کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ایسے کامل و مکمل درویش اب نظر نہین آتے
ہم لوگون کی سخت بدنصیبی ہے اس تعلیم کے وقت میرا سن غالباً اٹھارہ برس کا تھا

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

مولانا اسحاق صاحب سے پڑھا کرتے تھے اور مولانا صاحب کبھی کبھی اپنے گھر کے اندر پڑھاتے
تھے اور ہم چادر اوڑھے پڑھا کرتے تھے۔ اور اُنکی صاحبزادیان وغیرہ پھرا کرتی تھین *
جلسہ درس قرآن مجید کا ہوا مولوی یوسف علی صاحب ساکن بھوپال گیارھوین ربیع الاول ۱۳۰۰ھ
بعد عصر کے حضرت کی خدمت مین حاضر تھے جناب صاحبزادے صاحب نے فرمایا کہ آج گیارھوین ہے
مولوی صاحب نے ثواب رسانی کے لیے بتاسے منگائے ہین آپ نے فوراً ہاتھ اٹھائے
اور فرمایا کہ اسکا ثواب ہمارے نانا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو پونچے۔ اُس کے
بعد بتاسے آئے دو تین بتاسے آپ نے کھائے اور تقسیم کو حکم فرمایا مولوی شیخ احمد صاحب مکی
نے تقسیم کئے۔ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ دس بجے دنکو حاضر خدمت تھا بہت سی باتین
ہوئین ان مین یہ بھی فرمایا کہ محرم مین حضرت امام حسین کا ذکر کرتے ہین حسن حسین کہتے ہین
حضرت امام حسین اُن سے خوش ہوتے ہین * مین نے عرض کیا کہ یہ جو ماتم کرتے ہین
فرمایا نہین جو لوگ ان کی تعریف کرتے ہین اور روایات صحیحہ سے اُن کی شہادت کا
قصہ بیان کرتے ہین اور جو کچھ دیتے ہین اُن سے حضرت خوش ہوتے ہین اور اُنپر
رحمت نازل ہوتی ہے۔ بھلا ایسے لوگون کے ذکر مین خصوصاً اُن کے غم والم کے
بیان مین کیونکر فیضان نہو۔ مولوی دلدار صاحب مسجد مین حال شہادت کا بیان فرمایا کرتے
تھے مین بھی جایا کرتا تھا بیشک اس جلسہ مین ایک قسم کا فیضان ہوتا تھا * ۲۔ رجب ۱۳۰۰ھ
کو حاضر خدمت ہوا بعد عصر مولوی عبدالکریم صاحب خطوط پڑھنے لگے۔ ایک شخص نے آکر عرض
کیا کہ شب کو میری آنکھون سے نظر نہین آتا ارشاد ہوا کہ کتھہ میسکر لگا لیا کرو نگاہ دونی
چوگنی ہو جاوے گی * یہ فرمایا اور ہاتھ سے لگانے کو بتایا جس سے معلوم ہوا کہ آنکھ کے
اوپر بلکہ ماتھے تک لیپ سا لگا لیا کرے پھر تنگی معاش کا اُسنے ذکر کیا۔ ارشاد ہوا

مین تھے وہان ایک عورت خاندانی تھی اسکو ہمسے محبت تھی۔ اُسنے نکاح کرنا چاہا مگر ہمنے
انکار کیا آخر کو وہ عورت اسی مین مرگئی۔ اسسے یاد رکھو کہ جس کسی عورت کو مرد سے محبت ہو
یا مرد کو عورت سے اور پاکدامن رہین اور اُسی محبت مین وہ مرجاوین تو شہادت کا
مرتبہ ملے گا۔ یہان ایک برہمنی آیا کرتی تھی اسکو ہمسے محبت تھی۔ ہمنے اُس سے کہدیا تھا
کہ اللہ ورسول کو مان وہ مانتی تھی وہ بھی اسی مین مرگئی۔ وہ بھی شہید ہوئی ٭ بعض مسلمان اور
بعض ظاہری ہنود امرا کا ذکر فرمایا کہ اُن کے غریب لوگ قرضدار تھے مین نے اُن سے کہا کہ تم
انکا قرض معاف کردو۔ انھون نے معاف کردیا پھر فرمایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ جس کسی کو کسی سے
محبت و خلوص ہوتا ہے تو اُسکے قلب کا پرتو اس محبت کرنیوالے کے قلب پر پڑتا ہے ٭
بعض عالم دہلی و سہارنپور سے سند حدیث کی لینے آئے تھے اسوقت حضرت حجرہ مین
تشریف رکھتے تھے اور مین حاضر تھا ارشاد ہوا کہ ہمنے کچھ تھوڑی حدیث تو حضرت شاہ
عبدالعزیز صاحب سے پڑھی اور باقی شاہ اسحاق صاحب سے ٭ دوسرے جلسہ مین پھر اسکا ذکر
فرمایا اور آنسو بھر آئے اور یہ شعر پڑھا ؎

	روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد		حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ مکان سے ہم دہلی گئے اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی خدمت مین حاضر
ہوئے شاہ صاحب نے حدیث مسلسل بالاولیت سنائی اور چند اور بھی حدیثین۔ اُس وقت
مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنویؒ اور مولوی عبدالصمد صاحب وغیرہ بیٹھے تھے اُن سے
فرمایا کہ اگر یہ لڑکا چار مہینہ بھی ہمارے پاس ٹھہرے تو ہم حدیث پڑھا دین۔ مین نے عرض
کیا کہ حضرت مجبور ہون میری والدہ نے مجھے ایک ہی مہینہ کی اجازت دی ہے۔ اس سے
زیادہ مین نہین ٹھہر سکتا ٭ بعض مرتبہ فرمایا کہ ہم ایک ایک دن مین دو دو پارہ بخاری کے

اُس سے یہ کچھ بعید نہین ہے

اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار	نہ مایوس ہو اُس سے امیدوار

نواب صاحب کے وصیت نامہ اور بعض دیگر رسائل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلی حالت سے نواب صاحب نے رجوع کیا تھا اور تصوف کی کتابین اکثر دیکھا کرتے تھے۔ مین عرض کرتے وقت پیر دبا رہا تھا۔ فرمایا کہ اب بس کرو ہم سوئینگے پھر یہ شعر پڑھا۔

ہمسے خوابیدہ اگر رات کو جاگے تو کیا	چشم بیدار تو ہین پر دل بیدار نہین

دوسرے دن حاضر ہو کر مین نے عرض کیا کہ جناب مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری کے صاحبزادے مولوی حکیم عبدالرحمن و مولوی خلیل الرحمن آئے ہین وہ حدیث مسلسل بالاولیت کی سند چاہتے ہین۔ تھوڑے عرصہ کے بعد مولوی خلیل الرحمن صاحب آئے حضرت نے مصافحہ کرنے مین ارشاد فرمایا ہم شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس گئے تھے آپ نے یہ حدیث پڑھی

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (ترمذی)[1]

پھر مولوی عبدالرحمن صاحب آئے ان کے روبرو بھی یہ حدیث پڑھی اور فرمایا کہ پہلی ملاقات مین تو یہ حدیث پڑھی اور جب دوسری ملاقات ہوئی تو دوسری حدیث پڑھی کہ ہم اُسے دوسری ملاقات مین پڑھ دینگے * شب کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا سن سترہ یا اٹھارہ برس کا جب تھا ہم دہلی مین شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو شاہ صاحب بیمار تھے آپ نے حدیث مسلسل بالاولیت پڑھی مین نے حدیث پڑھنے کی درخواست کی فرمایا کہ مولوی اسحاق سے پڑھو اُن کے پاس گیا اور کچھ سنایا اور بعض حدیث کا ترجمہ بھی کیا۔ شاہ اسحاق صاحب بہت خوش ہوئے اور شاہ عبدالعزیز صاحب سے جا کر بیان کیا۔ پھر جب مین شاہ صاحب

[1] جو رحم کرنیوالے ہین اللہ اُنپر رحم کرتا ہے۔ رحم کرو زمین کے رہنے والون پر۔ تم پر وہ رحم کریگا جو آسمان پر ہے یعنی اللہ تعالی ۱۲

کہ سوتے وقت سُبحانَ اللہِ اور قُل ھُوَاللہُ بیس بیس مرتبہ پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
روح کو بخشدیا کرد اور دعا مانگ کر سور ہا کرو تنگی دفع ہوجائیگی اور ننگے بھوکے کبھی نہ رہو گے ٭ اور
اُسکا بھائی آیا تھا جسے جذام تھا اُسنے دعا کے لیے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ہم دوا بھی
بتائے دیتے ہین اور دعا بھی کرینگے ٭ سادل خان خادم سے فرمایا کہ دوا بتا دو اُسنے
کہا کہ کنوے پر جو جل نیب ہوتی ہے اُسے پیسکر اور سیاہ مرچ ملا کر پلا دیا کرو - اُس مجذوم
کو پہلے خادم نے علحدہ کھڑا رکھا تھا اور حضرت نے بھی فرمایا تھا کہ ہان شریعت کا حکم بھی
یونہی ہے ٭ مگر پھر اُسکے پاس جا کر دم کیا اور رخصت فرمایا - شب کو بہت سی باتین ہوئین اُنمین
یہ بھی فرمایا کہ نواب صدیق حسن خان کے بارہ مین مجھے پہلے تردد تھا اُن کے لئے دعا کرتا
تھا - پھر مین نے اُنھین خواب مین دیکھا کہ بہت خوش و خرم ہین - میرے پاس آئے
ہین اور میرے پیچھے نماز پڑھی ہے - مین نے عرض کیا کہ مین نے بھی اُنھین اچھی طرح دیکھا
ہے - **ارشاد** ہوا بیان کرو - مین نے عرض کیا کہ ماہ رمضان کے وسط مین دیکھا کہ
ایک عمدہ مکان کے اوپر کے کمرہ مین بیٹھے ہین - مین بھی اُن کے پاس ہون اور نیچے کے
کمرہ مین ایک عرب نے خوش لحنی سے حضور علیہ السلام کے نعت مین عربی شعر پڑھا جسکے
کئی لفظ آنکھ کھلنے کے بعد یاد تھے - مگر اسوقت یاد نہین - نواب صاحب نے سنکر عربی
زبان مین کہا عُلْمًا عرب کچھ نہین بولا - پھر دوبارہ بلند آوازی سے یہی لفظ کہا مگر اُسنے
دوبارہ نہین پڑھا - اُسوقت نواب صاحب خود جوش کے ساتھ اُس شعر کو پڑھنے لگے اور
میری آنکھ کھل گئی - دوسری مرتبہ اسی ماہ رمضان کے آخر مین دیکھا کہ مسجد ہے یا کوئی
وسیع مکان ہے اُسمین جماعت کثیر کے ساتھ نواب صاحب نماز پڑھا رہے ہین مگر مین اُس
سے علحدہ ہون یہ سنکر فرمایا اللہ نے فضل کیا نواب صاحب کی حالت آخر مین جو ہوگئی تھی

اُس کنوئین مین گر پڑی - حضرت کی وہ تسبیح تھی - لکڑی کی تھی - لوگ اُسے نکالنے لگے - ہمین جوش آیا اُن سے کہا کہ رہنے دو اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ یہ تسبیح پیرے دوست کی تھی اسکی برکت سے تو اس کنوئین کا پانی میٹھا کردے - خدا تعالی نے اُسکا پانی ایسا میٹھا کردیا کہ محلہ کے لوگ پینے کو لیجاتے ہین - پھر لکھنو کے کھاری کنوئین کا ذکر فرمایا - ارشاد ہوا کہ ایک روز ہمین جوش آیا اور ہمنے وہی کام کیا اور مٹی کے ڈھیلے لیکر اُنپر دم کیا اور کنوئین مین ڈالدیئے - اللہ نے اُس کنوئین کا پانی میٹھا اور ٹھنڈا کردیا ✤ مین نے عرض کیا کہ حضرت کانپور مین میری طبیعت بہت گھبراتی ہے اگر اجازت ہو تو کہین اور چلا جاؤن - ارشاد ہوا کہ شاہ غلام رسول صاحب بھی ایسا ہی کہتے تھے - مین نے اُن سے کہا کہ آپ بزرگ ہین لوگون کو آپ سے بہت کچھ فائدہ ہے آپ کہان جایئن گے - شاہ صاحب پھر وہین رہے - مولوی سلامت اللہ صاحب بھی گھبراتے تھے مینے اُن سے بھی ایسا ہی کہا ✤ پھر مین نے عرض کیا کہ میری نسبت کیا ارشاد ہوتا ہے فرمایا کہ وہین رہو تمسے لوگونکو فائدہ ہے ✤ اس ارشاد نے مجھے کانپور مین روک لیا ورنہ کانپور رہنے کی جگہ نہ تھی - ۵ - جمادی الاولی سنہ ۱۳ کو حاضر خدمت بابرکت ہوا - مولوی حکیم عظمت حسین صاحب بخاری شریف کتاب الانبیاء سے کچھ پہلے سُنا رہے تھے اور صاحبزادے جناب احمد میان صاحب بھی سنتے تھے - حدیث شریف مین اُن لوگون کے عذاب کا ذکر آیا جو اورونکو نصیحت کرتے ہین اور خود اُسپر عمل نہین کرتے حکیم صاحب نے دریافت کیا کہ یہ عذاب اُنکی بداعمالی کا ہوگا یا عمل نہ کرنے کے ساتھ نصیحت کرنے کا - حضرت نے فرمایا کہ عمل نکرنے کا عذاب دوسرا ہے یعنے اُن کی بداعمالی کا عذاب اور ہے اور ایسی نصیحت کا دوسرا ہے ✤ اُسپر حکیم صاحب نے دریافت کیا کہ اگر نصیحت کرنے کے لئے

کے پاس گیا تو فرمایا کہ اگر یہ لڑکا چار مہینہ ہمارے پاس رہے تو ہم حدیث کی کتابین پڑھا دین
مین نے عرض کیا کہ حضرت والدہ نے صرف ایک مہینہ کی اجازت دی ہے زیادہ نہین
ٹھہر سکتا۔ اسوقت تو مین ایک مہینہ کے بعد چلا آیا پھر جب گیا تو شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا
تھا۔ شاہ اسحق صاحب سے حدیث پڑھی۔ ہم تنہا پڑھتے تھے۔ بخاری شریف کے دو پارہ
پڑھ لیتے تھے ؛ پھر مین صبح کو خدمت مین حاضر ہوا اور مولوی عبدالرحمن صاحب و مولوی
خلیل الرحمن صاحب بھی حاضر ہوئے پوچھا کون ہین۔ مین نے عرض کیا۔ جب مین نے
مولوی خلیل الرحمن صاحب کی نسبت عرض کیا کہ یہ لٹھہ کی تجارت کرتے ہین۔ ارشاد
ہوا کہ جو کوئی کچھ خرید کرے اور سورہ لایلاف اور چارون قل پڑھ کر اُسپر دم کر دے
اور دعا مانگے اللہ بڑی برکت دیتا ہے ؛ کسی کا ذکر بھی کیا کہ وہ غریب تھے تھوڑی سی تجارت
کرتے تھے اسی عمل کو کیا مالدار ہو گئے۔ حدیث مین سب کچھ ہے عمل کرنا چاہیے۔ بعض اگلے
بزرگ ایسے بھی ہوئے ہین کہ انھین کوئی کامل نہ ملا۔ انھون نے شریعت پر عمل کیا اور
جو اوراد جسوقت کے لیے حدیث مین آئے ہین انھین پڑھا وہ ولی ہو گئے۔ اسمین کیا
شک و شبہ ہے کہ جو شریعت پر عمل کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے
اُسپر چلے اور ولی نہو ؛ پھر بعد ظہر حاضر خدمت ہوئے فرمایا کہ ہمارے یہان کا پانی (یعنی
جس مسجد مین آپ تشریف رکھتے ہین اُسکے کنوئین کا پانی) کھاری تھا۔ گرمیون مین خصوصاً
رمضان مین بڑی دقت ہوتی تھی۔ باہر سے پانی لانا پڑتا تھا۔ ایک روز مجھے جوش آگیا۔
مین پڑھ رہا تھا۔ کچھ ڈھیلے اُٹھا کر اُسپر دم کر کے کنوئین مین ڈالدیئے۔ خدا کی قدرت
پانی میٹھا ہو گیا۔ اب تم خود دیکھتے ہو کہ کیسا پانی ہے ؛ پھر ملائین کے کنوئین کے کھاری
ہونیکا ذکر فرمایا اور ارشاد ہوا کہ ایک روز ہم تسبیح پڑھ رہے تھے۔ اتفاق سے وہ تسبیح

بہتر ہوگا۔ **ارشاد** ہوا۔ مین یہی کہتا ہون ہر وقت اللہ کی یاد مین رہا کرو اور وہ کام کرو کہ جسمین خلقت کا فائدہ ہو۔ اگر ایک شخص بھی درست ہوگیا تو کافی ہے۔ بعض نبی ایسے ہوئے کہ اُنکا ایک ہی اُمتی ہوا۔ جب قبرستان مین جایا کرو تو خواہ مخواہ اَلْحَمْدُ اور قُلْ اور درود شریف پڑھکر بخشدیا کرو۔ اللہ تمہین کشف قبور عنایت کرے اور اسی طرح ہوجاتا ہی۔ پھر فرمایا کہ جاؤ دلسے قریب رہنا چاہیے۔ مین نے عرض کیا کہ حضرت اپنے مرشد کے نام سے بیعت کرتے ہین۔ فرمایا کہ ہان تمھارے پاس بھی جب کوئی مرید ہونیکو آیا کرے تو اسی طرح کر لیا کرو خاندان نقشبندیہ قادریہ جسمین کہے۔ مین نے عرض کیا کہ میرے حضرت کا نام نہ لون۔ فرمایا نہین۔ بس کہدیا کرو کہ حضرت شاہ محمد آفاق صاحب کے سلسلہ مین بیعت کیا۔ ۹۔ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ اس غرض سے حاضر ہوا کہ نماز عید الضحیٰ حضرت قبلہ کے پیچھے میسر ہو کیونکہ عرصہ سے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔ مسجد مین آتے ہی حضرت قبلہ کو معلوم ہوا اسیوقت بلوایا۔ مین استنجا کرنے چلا گیا تھا۔ فارغ ہو کر حاضر ہوا۔ خیریت دریافت فرمانے کے بعد کلاہ ملبوسہ عنایت فرمائی اور **ارشاد** ہوا کہ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ پھر آپنے رخصت کر دیا۔ اُس روز بھوپال وغیرہ سے آدمی بہت آئے ہوئے تھے۔ اسلیے دن کو پھر کلام کی نوبت نہین آئی۔ شب کو ۱۱ بجے کے بعد حضرت قبلہ استنجے کے لئے اُٹھے۔ مین سو رہا تھا آواز سُنکر آنکھ کھل گئی۔ مین اٹھ کر حاضر خدمت ہوا۔ خادم نے ایک ہندو کے آنے کا ذکر کیا۔ اُسکا کچھ قرض تھا۔ حضرت نے اُسے بلوایا جب وہ آیا تو فرمایا کہ لوگون نے اِدھر اُدھر لیکر تمھارا قرض کر دیا ہے۔ اچھا بتاؤ ہمارے گھر مین کسقدر گیا ہے اُسنے کہا کہ پانچ روپیہ اور ایکسو ساٹھ روپیہ دس آنہ اور ہین۔ حضرت نے **ارشاد** فرمایا کہ تمھارے پاس پانچ روپیہ

کامل طور سے عمل کرنا شرط ہے تو اسوقت مین امر بالمعروف کا دروازہ بند ہو جائیگا۔کیونکہ کوئی
ایسا عامل نہین پایا جاتا اسکے جواب مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ مجھے خوب یاد نہین۔امام غزالی
رحمۃ اللہ احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ بعض کے نزدیک تو مطلقاً امر بالمعروف مین عدالت
شرط ہی مگر امام صاحب کہتے ہین کہ وعظ و پند کے لیے تو یہ ضرور ہے مگر اسباب منہیات کے
دور کرنے کے لیے اسکی ضرورت نہین اسمین کوئی ہرج نہین کہ ایک فاسق شراب پینے
والے کے سامنے شراب پھینکدے پھر آپ باہر سے اندر چھپر مین تشریف لے گئے اور
یہ شعر پڑھا ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ	چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

اور فرمایا کہ ایک بادشاہ تھا اُسنے اپنے غلام سے کسی کام کو کہا اس نے کیا اُسکی وجہ سے
کوئی نقصان ہوا۔بادشاہ نے کہا یہ تو نے کیا کیا۔اُسنے عرض کیا قصور ہوا بادشاہ اُس سے
بہت خوش ہوا۔بندہ کو اعتراف قصور چاہیے۔حضرت آدمؑ کا مرتبہ اسی وجہ سے بہت
بڑا ہوا کہ انھون نے کہا۔رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ
انفسنا پر وقف لازم ہے ✤ ۶۔جمادی الاخری کو وقت دس بجے دن کے حاضر ہوا فرمایا
کہ ہم بیمار تھے حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ صدیقہ تشریف لائین۔حضرت فاطمہؓ نے
اپنا سینہ مبارک کھولکر سینہ سے لگایا اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ انکی عمر ابھی بہت ہے
خدا کے فضل سے مین اچھا ہو گیا ✤ مین نے عرض کیا کہ حضرت مین جب کانپور مین
آتا ہون تو بہت پریشان ہو جاتا ہون۔فرمایا اچھا پھرتے رہا کرو۔بعض صحابہ بھی ایسا کرتے
تھے اور بعض اولیاء کرام نے بھی کیا ہے۔ہم بھی پھرا کرتے تھے۔مختلف حال ہوتے
ہین۔جو کام بہتر ہو اُسے کرنا چاہیے ✤ مین نے عرض کیا آپ جو فرماوین وہی میرے لئے

اس مرتبہ عید کی نماز مولوی عبدالکریم صاحب کی مسجد مین ہوئی - یہ مسجد نو تعمیر ہے - تحصیل برکت کی غرض سے اسمین نماز پڑھوائی گئی - خطبہ مین اول حمد و نعت عربی مین پڑھکر اردو زبان مین وعظ پر اثر بیان فرمایا - ۱۳ - ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ کو بعد نماز صبح رخصت کے لئے حاضر ہوا اسوقت تجدید بیعت بھی مین نے کی تھی - توبہ کے بعد خاندان نقشبندیہ و قادریہ مین بیعت کی اور ایسی توجہ فرمائی کہ مین بے اختیار ہو گیا - اسوقت بھی کچھ اشعار پڑھے جنمین سے ایک شعر یہ ہے ؎

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن ست	گر شکر خوردن بود جان کندن است

پھر فرمایا کہ ہمین بعض بات کہتے شرم آتی ہے اور ہمنے کسی سے کہا بھی نہین - مگر تمسے کہتے ہین - پھر بعض اپنے حالات بیان فرمائے جنکو بنظر مصلحت مین نہین لکھتا - یہ بھی فرمایا بعض لوگونکو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے زیارت کی تمنا ہوتی ہی - ایک بزرگ تھے اُنکے پاس حضرت خضرؑ تشریف لاتے تھے - انھون نے ایک مرتبہ اُن سے کہا کہ آپ تشریف نہ لایا کیجئے - میرے وظیفے مین خلل ہوتا ہے ✤ دوسری شوال ۱۳۱۱ھ کو حضرت قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوا - اُسوقت صاحبزادے صاحب حضور مین تشریف رکھتے تھے - فرمایا کون ہے ✤ صاحبزادے صاحب نے کہا کہ مولوی محمد علی - ارشاد ہوا کہ ہمارے مولوی محمد علی ✤ اُنھون نے کہا کہ جی ارشاد ہوا کہ وہ آئین یا نہ آئین وہ ہر وقت ہمارے پاس ہین ✤ مین بیٹھ گیا - اور مزاج مبارک کا حال دریافت کیا کمر مین درد تھا مگر فرمایا کہ ہم ہمیشہ اچھے رہتے ہین ✤ اور یہ شعر پڑھا ؎

نزد عاشق درد و غم حلوی بود	گرچہ با دیگر کسان بلوہ بود

پھر اور مضامین عشقیہ اور اشعار زبان فیض ترجمان سے جوش مین نکلے جبسے

ہون تولادو ٭ میرے پاس اُسوقت نہ تھے فرمایا کہ کسی اپنے ملاقاتی سے لے لو مین
مرزا عنایت علی بیگ صاحب سے مانگ کر لیگیا اُسوقت بہت خوش ہوئے اور دعا فرمائی۔
جب وہ ہندو چلا تو اُس سے فرمایا کہ اللہ کی یاد رکھا کرو اور اسلام کو حق جانو۔ جب وہ چلا گیا تو
فرمایا کہ رام لچھمن یہ سب خدا پرست تھے لوگونکو برے کامون سے منع کیا کرتے تھے۔ یہ بات
اور ہے کہ بعض باتین توریت یا اسلام کے خلاف بھی تعلیم کین۔ مثلاً چچا کی لڑکی سے اُنکے
یہان نکاح حرام ہے۔ ہمارے یہان درست ہے ٭ مین نے عرض کیا کہ حضرت پھرنیکو
دل بہت چاہتا ہے۔ ایک جگہ قیام مین دل نہین لگتا۔ ارشاد ہوا کہ کیا مضایقہ ہے
بعض کی نسبت ایسی ہی ہوتی ہے کہ وہ پھرا کرتے ہین۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی پھرا کرتے
تھے اسی وجہ سے نھین مسیح کہتے ہین۔ مین بھی پھرا کرتا تھا۔ سات مرتبہ دہلی گیا۔ اب ضعف
بہت ہوگیا ہے اسوجہ سے نہین جاتا۔ اور یہان پانی وغیرہ بے تکلف طاہر ملتا ہے ٭
یہ بھی ارشاد ہوا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اسے پڑھ لیا
کرو اسکے پڑھنے سے بہت کچھ فیض باطنی ہوتا ہے ٭ اُسوقت آپ نے ایک شخص کی
محبت کا ذکر فرمایا کہ اُسنے محبت مین جان دیدی پھر فرمایا کہ وہ شہید ہوا ٭ کیونکہ جو شخص
مرد ہو یا عورت عفیف ہو اور کسی کی محبت مین مرجاوے تو شہید ہوتا ہے ٭ یہ بھی فرمایا
کہ ہم تو کچھ نہین کرتے۔ نماز پڑھ لیتے ہین۔ نماز مین بلا قصد و ارادہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ
اللہ میان ہمین دیکھ رہے ہین۔ ہمین اٹھاتے ہین بٹھاتے ہین۔ حضرت فاطمہؓ خواب مین
تشریف لاتی ہین اور اپنے سینہ سے لگا لیتی ہین۔ اسی طرح حضرت عایشہ صدیقہؓ پیار کرتی
ہین اور جب بیمار ہوتا ہون تو تشریف لاتی ہین۔ مگر اسی روز سے اچھا ہو جاتا ہون ٭

پیدا ہوا اُسے چاہیے کہ لباس تقوے سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے اور بدون کی صحبت سے پرہیز اور نیکون کی صحبت اختیار کرے اور نیک بھی وہ جو اُسکے خیر خواہ ہون اور خیر خواہ اُنھین سمجھنا چاہیے جو اُسکے عیبون پر اُسے مطلع کرین اور نیک کام کی اسے رغبت دلائین صحبت نیک عجب کیمیا ہے اور صحبت بد زہر قاتل ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

اِس زمانے مین صحبت نیک مثل عنقا کے گویا معدوم ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ اگلے بزرگون کے کلام کی صحبت رکھے یعنے اُن کی کتابین دیکھا کرے اور اُسپر عمل کرنے کی کوشش کرے اور مرشد کامل کی تلاش مین رہے اور جبوقت صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوگا اور مرشد کامل کے ملنے کی اُس سے التجا کرے گا تو اللہ تعالی اُسے مرشد کامل سے ملادیگا - دوسرا فائدہ مرشد کامل کی شناخت یہ ہے کہ اُسکی صحبت مین دل اللہ کی طرف متوجہ ہو اور دنیاوی خیالات دل مین کم آوین اور ایک قسم کی تسلی اور طمانینت حاصل ہو مگر بوجہ اختلاف حالت قلب کے اثر صحبت مین بیشی اور کمی ہوتی ہے جنکا قلب زیادہ صالح ہے وہ کامل کی صحبت مین بیٹھتے ہی محو ہو جائین گے اور دنیا کا خیال مطلقاً اُنکے دل مین نہ رہے گا اور جنکے قلب مین صلاحیت کم ہے اُن کو بقدر اُن کی صلاحیت کے توجہ الی اللہ ہوگی اور اس اثر کے لیے کامل کا متوجہ ہونا ضرور نہین ہے بلکہ فقط اُسکی صحبت مین فیضان ہوتا ہے اور جس طرح اختلاف صلاحیت کی وجہ سے اثر مین کمی اور بیشی ہوتی ہے اسی طرح مفید اور

بہت کچھ کیفیت اور گریہ رہا- اسی حالت مین کھانا کھانیکے لیے خادم نے پکارا میرا قصد اُٹھنے
کا نہ تھا مگرا وو لوگ بغیر میرے نہ اُٹھے اسلیے مجھے اُٹھنا پڑا- پھر دوسرا جلسہ ہوا اُسمین
بھی صبر و تحمل کے لطف کا بیان بہت کچھ فرمایا- ارشاد ہوا کہ صحابہ اور تابعین ایسے
ایسے تھے جنکی ایک نگاہ سے عالم تہ و بالا ہو جاے- مگر انھون نے صدمات پر اور مخالفون کے
تکالیف اور رنج دہی پر ایسا ایسا صبر کیا ہے کہ جان تک دیدی ہے اُنھین اس مین
مزہ تھا- اگر سو مرتبہ زندہ ہوتے اور شہید کیے جاتے تو اور زیادہ انھین لطف ہوتا*
اس مرتبہ تین دفعہ تنہائی کی صحبت ہوئی اور اسی قسم کا ذکر حضرت نے فرمایا اسکے بعد
اسی سال مین مجھے کچھ ایسے صدمات پیش آئے اور ایسی مخالفتین ہوئین کہ تمام عمر نہوئی
تھین- اسوقت ظاہر ہوا کہ خلاف معمول ہر مرتبہ جو خاص صبر و تحمل ہی کی تعلیم فرمائی اُسکی
وجہ یہ تھی- اللہ اکبر کسقدر کشف عالی صحیح تھا- اس فقیر نے تمام عمر بارہا آپ کے
کشف کو تجربہ کیا مگر کبھی خلاف واقع نپایا- اگر آپ کے انکشافات اور کرامات
جمع کیے جائین تو ایک بڑی کتاب ہو جاے- واللہ الموفق والمعین
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام
علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ضمیمہ مفید الطالبین

عرض دار فقیر آل رسول	بعد حمد خدا و نعت رسول

مین اس مقام پر چند فائدے بیان کرتا ہون جنکا جاننا طالب راہ خدا کے
لیے ضرور ہے پہلا فائدہ جس کے دل مین اُس مطلوب حقیقی کا ذوق

سمجھے اور اُسکی صحبت کے آداب کا نہایت لحاظ رکھے جو شرطین مرید کے لیے ضرور ہین
اُن کو اچھی طرح بجالائے ورنہ کامل کی صحبت بھی کچھ فائدہ نہ دے گی اب مین چند
آداب صحبت اور ضروری شرائط امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح کی مکتوبات
اور دوسرے بزرگون کے کلام سے نقل کرتا ہون اولاً وہ آداب لکھے جاتے ہین جو
مرید کو پیر کے ساتھ برتنا چاہیئین (۱) یہ اعتقاد کرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل
ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کی فیض و برکت سے محروم رہیگا (۲)
ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال سے اُسکی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر
کے کچھ نہین ہوتا اور محبت کی ترازو یہی ہے (۳) مرشد جو کچھ کہے اُسے بے تامل
فوراً بجالائے بغیر اجازت اُسکے فعل کی اقتدا نہ کرے کیونکہ بعض وقت وہ اپنی حال
اور مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کو اُسکا کرنا زہر قاتل ہے (۴) جو ورد
وظیفہ مرشد تعلیم کرے اُسیکو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑدے خواہ اُسنے اپنی طرف
سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو۔ (۵) مرشد کی موجودگی مین
ہمہ تن اُسی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہان تک کہ سوائے فرض و سنت کے نماز
نفل اور کوئی وظیفہ بغیر اُسکی اجازت کے نہ پڑھے (۶) حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا
ہو کہ اسکا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اُسکے کپڑے پر پڑے (۷) اُسکے مصلے پر پیر نہ
رکھے (۸) اُسکی طہارت اور وضو کی جگہ خود طہارت یا وضو نہ کرے (۹) مرشد
کے برتنون کو استعمال مین نہ لائے (۱۰) اُسکے سامنے نہ کھانا کھائے نہ پانی پیئے اور نہ
وضو کرے ہان اجازت کے بعد مضایقہ نہین (۱۱) اُسکے روبرو کسی سے بات
نہ کرے بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہو (۱۲) جس جگہ مرشد بیٹھا ہو اُسطرف پیر نہ

مستفید کی اختلاف حالت کی وجہ سے بھی اثر مین کمی وبیشی ہوتی ہے بہت کم مرتبہ والا عالی مرتبہ سے کم فائدہ اٹھاتا ہے اور اسی وجہ سے اسنے اثر کم معلوم ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اثر کے مرتب ہونے کے لیے مفید اور مستفید مین مناسبت ضرور ہے جسقدر مناسبت زیادہ ہوگی اُسقدر مستفید کو فائدہ زیادہ ہوگا اور جسقدر مناسبت کم ہوگی اسقدر فائدہ کم ہوگا اور مناسبت کے اسباب بعض تو ظاہر ہوتے ہین اور بعض ایسے پوشیدہ ہوتے ہین کہ سوا اس علام الغیوب کے کوئی نہین جان سکتا اسی سبب سے جو شقی القلب ہین اُنھین کچھ اثر نہین ہوتا اگرچہ کیسے ہی کامل کی صحبت مین بیٹھین یہی وجہ ہوئی کہ بہت کفار انبیاے کرام علیہم السلام کی صحبت مین بھی ایمان نہ لاے ایسے لوگ اگرچہ بظاہر انسان ہین مگر حقیقت مین وہ انسان نہین ہین ؎

آنکہ می بینی خلاف آدم اند		نیست آدم بل غلاف آدم اند	

الغرض اگر ایسا کامل ملے جسکی صحبت مین وہ اثر پایا جاے جسکا ذکر کیا گیا تو اُسکی صحبت کو غنیمت جانے اور تمام اوراد وظائف پر مقدم رکھے مولانا روم فرماتے ہین ؎

صحبت یک ساعتے با اولیا		بہتر از صد سال طاعت بے ریا	

اور اگر صحبت مین اثر نپاوے مگر شریعت پر مستقیم دیکھے تو اُسکی طرف حسن ظن رکھے اور اپنا قصور سمجھے اور اگر شریعت کا پابند نہین ہے تو اگرچہ صاحب اثر ہو مگر اُس سے پرہیزکرے کیونکہ اسمین خطرہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اِنْ اَوْلِیَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اُسکے اولیا پرہیزگار ہی ہوتے ہین ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید		کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید	

تیسرا فائدہ طالب کو چاہیے کہ جب ایسا مرشد کامل ملجاے تو اپنی نہایت خوش نصیبی

بزرگ سے فیضان کا ہونا دیکھے تو جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت مین ظاہر ہوا ہے الحاصل راہ سلوک بالکل ادب ہے اگر اسکا لحاظ نہ رکھے گا اور حتی الوسع انکی رعایت نہ کرے گا اور بر تقدیر کامل رعایت نہ ہونے کے اپنے آپ کو قصوروار نہ سمجھے گا تو وہ بزرگون کے فیض و برکت سے محروم رہے گا اور خدا تک ہرگز نہ پونہچے گا ؎

کردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست	؎	عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است
ادب تا چیست از لطف الٰہی		بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

آداب مرشد کے جو بیان کیے گئے وہ مشائخ کے ایجاد نہین ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہوتے آئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ اپنے اصحاب مین نہایت بے تکلف تھے مگر صحابہ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب صحبت مین بیٹھتے تھے تو فرماتے ہین کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِنَا الطَّیْرَ یعنی ایسے مودب ہو کر بیٹھتے تھے کہ بدن کو حرکت نہین ہوتی تھی اب اس ادب کو خیال کر لینا چاہیے مشائخ کرام نے اسی آداب کی تفصیل بیان کر دی ہے۔ وہ آداب جو دوسرون کے ساتھ برتنا چاہیے یہ ہین (۱) جسطرح مرشد کے حکم کا اتباع کرے اسی طرح اُسکا اتباع کرے جو اُسکا خلیفہ ہو یا اور جو اس سے پہلے مرید ہو چکا ہے اگرچہ اُسکے اعمال صالحہ ظاہری اسکے اعمال صالحہ سے کم ہون یہ اتباع اُسوقت ہے کہ وہ اگلا مرید حقیقی مرید ہو یعنی توبہ پر قائم ہو۔ (۲) کسی پر غصہ نہ کرے کیونکہ غصہ سے ذکر کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (۳) طالب علمون سے مناظرہ اور جھگڑا نہ کرے کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور قلب مین کدورت آجاتی ہے اگر اتفاقاً کسی پر غصہ آجاے یا مناظرہ ہو پڑے تو فوراً استغفار کرے اور اُس سے عفو چاہے اگرچہ حق ہی پر کیون نہو (۴) اور کسی کو نظر حقارت سے نہ دیکھے بلکہ اُسے نیک و صالح

پھیلاے اگرچہ سامنے نہو (۱۳) اور اُسطرف تھوکے بھی نہین (۱۴) جو کچھ مرشد کہے یا کرے اُسپر اعتراض نکرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے یا کہتا ہے وہ الہام سے کرتا اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئے تو حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا قصہ یاد کرے تمام جہان سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جو بزرگون کی عیب بینی کرتا ہی خدا تعالے ہمارے تمام محبّون اور دوستون کو اس سخت بلا سے محفوظ رکھے آمین (۱۵) اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نکرے (۱۶) اگر کوئی شبہ دل مین گذرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہ حل نہو تو اپنی فہم کا نقصان سمجھے اور اگر مرشد اُسکا کچھ جواب نہ دے تو جان لے کہ مین اسکے جواب کے لائق نہ تھا (۱۷) خواب مین جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اُسکی تعبیر ذہن مین آے تو اُسے بھی عرض کردے (۱۸) بے ضرورت اور بے اذن مرشد سے علیحدہ نہو (۱۹) مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بآواز بلند اُس سے بات نکرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے (۲۰) اور مرشد کے کلام کو دوسرون سے اُسقدر بیان کرے جسقدر لوگ سمجھ سکین اور جس بات کو ایسا سمجھے کہ لوگ نہ سمجھین گے تو اُسے بیان نکرے (۲۱) اور مرشد کے کلام کو رد نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میری صواب سے بہتر ہے (۲۲) جو کچھ اسکا حال ہو بھلا یا بُرا اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اُسکی اصلاح کریگا مرشد کے کشف پر اعتماد کرکے سکوت اختیار نکرے (۲۳) جو کچھ فیض باطنی اسے پونہچے اُسے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب مین یا مراقبہ مین دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پونہچا ہی اگر دوسرے

پانچوان فائدہ اسمین شبہ نہین ہے کہ وصول الی اللہ محض خدا کے فضل پر موقوف ہے سواے سہل بن عبد اللہ تستری رح کے تمام صوفیۂ کرام کا یہی مسلک ہے غور کرنا چاہیے کہ جب کوئی ادنی شخص عالی مرتبہ سے ملنا چاہتا ہے تو کوئی صورت اُسکی ملاقات کی نہین ہو سکتی جب تک وہ عنایت و مہربانی اسکے حال پر نہ کرے اس غریب کا اتنا ہی بس ہے کہ جاننے والے سے دریافت کرکے جسطرح ہو سکے اُسکے دروازہ تک پونہچ جاے اب اُس سے ملاقات ہونا اسی پر موقوف ہے کہ وہ عالی ہمت اپنی مہربانی سے اُسے اپنے پاس بلالے یا اس غریب کی خستہ حالی اور محنت جو اُسنے پر جو اسنے وہانتک پونہچنے مین اُٹھائی ہو ایسا رحم کرے کہ خود باہر نکل آئے اور اس سے ملے اور ہاتھ پکڑکے اندر لیجاے اسکے سوا کوئی صورت ملنے کی نہین ہی پھر جب دنیا مین ادنی امیر سے ملنا محض اُسکی عنایت پر موقوف ہو کسی کی محنت و مشقت کام نہین کرتی تو اُس احکم الحاکمین مطلوب الواصلین کا ملنا بغیر اُسکی کمال عنایت کے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہان یہ بندہ ناچیز و ناپاک اور کہان وہ مقدس عالی جناب سب عیبون سے پاک ہان جس طرح اُس نے محض اپنے فضل سے باوجود ان عیبون کے اپنا بندہ بنا لیا تو اگر وہ اپنی کمال عنایت اور وفور رحمت سے اپنی جناب مین کسی بندے کو باریابی دے تو کچھ بعید نہین ہے ؎

تو مگو ما را بدان شہ بار نیست	؎	بر کریمان کارہا دشوار نیست
بندۂ عیب دار کس نہ خرد		او بہ صد عیبہا خریدہ مرا

مگر اس امر سے طالب نہ سمجھے کہ مجاہدہ اور کوشش بیکار ہے جب اُسکی عنایت ہوگی

گمان کرے اور دعا کا اُس سے خواستگار ہو حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ اگر طالب اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بدتر نہ سمجھے تو اُسپر خدا کی معرفت حرام ہے فقط پدہ چو تھا مرشد کے آداب اور حق استاد اور والدین کے حق سے بڑھے ہوے ہیں چنانچہ جامع الاصول میں تاجیہ سے منقول ہے۔ اعلم ان مکافاۃ بعض حقوق الشیخ لا یتیسر الا برعایۃ حسن الادب والتعظیم فی الطریقۃ من معظمات حقوقھم والاھمال عین التقصیر والخسران لان لہ نسبۃ الابوۃ المعنویۃ بل قالوا ھذہ النسبۃ عند اھل الصحبۃ والعارفین اشرف واعظم من نسبۃ الابوۃ الظاھرۃ انتھی اور مطالب رشیدی میں ہے مخفی مباد کہ آداب استاد و عالم و پدر و پیر و بزرگ یکسان ست مگر اداب و مقام پیر و مرشد از ہمہ بالاتر ست کہ پیر آن را مے گویند کہ با وے بیعت کند و از وے تربیت شود و بدولت وی واصل بحق گردد و این صفت نباشد مگر در پیران کہ آنرا مشائخ مے نامند بخلاف دیگران کہ تعلیم علم ظاہر از عربی و فارسی وغیرہ مے کنند یا ہنری مے آموزند پس کجا مرتبہ این اساتذہ و کجا مرتبۂ آن مشائخ و مرتبۂ پیر از پدر ہم زیادہ است کہ پدر پرورش بدن مے کند و پیر پرورش روح و پدر از پسر خواہان خدمت دنیا مے باشد و اگر اندک قصور از وے شود ناخوش میشود و عاق مے کند و پیر سراپا شفقت با مرید مے باشد و پروا ے خدمت ظاہر از وے ندارد و ظاہر و باطن شفیق و متوجہ حال وے باشد میخواہد کہ در دنیا ہم بوی رنجے نرسد و در عاقبت ہم و از تقصیرات وے درمیگذرد و مزد و دشن تا مقدور نمی کند پس آداب و حق وے را کہ بر ذمہ مرید باشد قیاس باید کرد و لحاظ آن باید داشت کہ پیر بجاے پیغمبر باشد زیادہ ازین چہ گویم ع در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست +

ہان محنت و مشقت اُسیقدر اور اُسی طریق سے مفید ہے جس طریق سے واقف راہ بتائی ورنہ بیکار یا کوہ کندن اور کاہ برآوردن کا مصداق ہوگا الحاصل طالب کو مجاہدہ ضرور ہی مگر اُسی طریق سے جسطرح مرشد تعلیم کرے۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے کسی نے دریافت کیا کہ یہ امر بغیر مجاہدہ کے حاصل ہو سکتا ہے فرمایا کہ نہین تین مرتبہ اسنے یہی سوال کیا آپ نے یہی جواب دیا تیسری مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ اگر شاذ و نادر کسیکو بغیر مجاہدہ کے حاصل ہو گیا تو اُسکی بقا کے لیے مجاہدہ ضرور ہے تاکہ یہ حالت ملکہ راسخہ اور صفت لازمہ ہو جاوے ورنہ یہ حالت ظلی اور انعکاسی باقی نرہے گی **چھٹا فائدہ** طالب کو چاہیے کہ کوئی کام بغیر استخارہ کے نکرے خصوصاً جب کوئی امر مہم پیش آوے تو ضرور ہے کہ استخارہ کرلے صوفیہ کرام نے لکھا ہی کہ شریعت و طریقت دونو مین استخارہ اہم امور مین سے ہی اُسکا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل اسطرح ادا کرے کہ پہلی رکعت مین قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری مین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور بعد سلام یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ

اس دعا مین لفظ ھٰذَا الْاَمْرَ کا دو جگہ آیا ہے جب پڑھتا ہوا اس لفظ پر پہونچے تو جس امر کے لیے استخارہ کرتا ہے اُسکا خیال دل مین لاوے اور اُسیطرف دل مین

توسب کچھ ہوجائے گا ایسا نہین ہے بلکہ جان توڑ کے اُسکی راہ مین جد وجہد کرنا چاہیے
اگلے بزرگون کے حالات ملاحظہ کرو کہ کیسی کیسی محنتین کی ہین باوجودیکہ وہ بھی جانتے
تھے کہ وصول الی اللہ محض اُسکی عنایت پر موقوف ہے اے طالب حق جسطرح
کسی امیر کے در دولت تک پونہچنے مین اسے کوشش وسعی ضرور ہے اسکے بعد اُسکا
ملنا محض عنایت پر موقوف ہے اُسی طرح یہان بھی ابتدا مین مجاہدہ ضروری ہے خدا تعالی
خود فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور جو کوشش کرتے ہین
ہمارے لیے انھین بلاشبہ ہم پونہچا دیتے ہین اپنی راہون تک - اس آیت
سے معلوم ہوا کہ اُس درگاہ عالی جناب کی راہ پر پونہچنے کے لیے تو مجاہدہ ضروری
اب رہا اُس راہ سے اُس مطلوب حقیقی تک پونہچنا وہ اُسکی عنایت پر موقوف ہی
یہ امر دوسرا ہی کہ اُس راہ تک پونہچنا بھی بغیر اُسکی عنایت کے نہین ہو سکتا
مگر اس عنایت وشفقت مین بڑا فرق ہے جس طرح کوئی ضعیف ونادار یا بیرون
سے بیکار امیر عالی شان سے ملنا چاہے اور کچھ سامان نہ رکھتا ہو اور وہی امیر سامان
سفر بھی مہیا کر دے تاہم اس غریب کو اسکے دربار تک پونہچنے کے لیے محنت ومشقت
اُٹھانا ضرور ہے اور بغیر محنت گوارہ کیے سامان کیا کر سکتا ہے بھلا اُس مطلوب حقیقی
کے وصول کے لیے اتنی تو محنت کرنا چاہیے جتنی ادنے امیر کے ملنے کے لیے
حاجتمند کرتے ہین ای طالب حق مستعد ہو جا اور اوہام شیطانی کو دخل ندے
اور اس رباعی مین غور کر - رباعی -

عُرفی چہ نشستہ کہ یاران رفتند	ماندی تو پیادہ وسواران رفتند
بیخود چہ فتادہ چو مردان برخیز	غافل منشین کہ ہوشیاران رفتند

وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بعض برادران دینی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت قبلہ مدظلہم نے ایک طریق استخارہ کا اسطرح ارشاد فرمایا کہ سونے کے وقت چار رکعت نماز پڑھے پہلی مین سورۂ والشمس دوسری مین واللیل تیسری مین والضحیٰ چوتھی مین الم نشرح پڑھے بعد ازان سو مرتبہ صلوٰۃ تنجینا پڑھکر وہین سو رہے چہارشنبہ سے شروع کر کے جمعہ تک کرے انشاء اللہ تعالےٰ حال معلوم ہو جاے گا حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے قول الجمیل مین اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ کسی امر کو خواب مین دیکھے تو وضو کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر قبلہ کی طرف منھ کرکے اور داہنے ہاتھ کو سر کے تلے رکھکر لیٹے اور سات مرتبہ سورۂ والشمس اور سات مرتبہ واللیل اور سات مرتبہ قل ہو اللہ یا سورۂ والتین پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا كَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ كذا وكذا كی جگہ اُس مدعا کا نام لے جسکا انکشاف چاہتا ہے اگر پہلی رات کو خواب مین نہ دیکھے تو دوسری شب کو پھر کرے انشاء اللہ تعالےٰ سات روز کے اندر حال معلوم ہو جائے گا مولانا نعیم اللہ رح تحریر فرماتے ہین کہ مجھے بسند صحیح پونہچا ہے کہ تین مرتبہ یا سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور درود اول و آخر تین تین مرتبہ پڑھکر لیٹ رہے اور پچیس مرتبہ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِيْ وَيَا خَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ پڑھے اور تین تین مرتبہ درود اول آخر پڑھکر سو جاے انشاء اللہ مطلوب کو خواب مین دیکھ لے گا اس مین یہ شرط نہین ہی کہ شب کو پڑھے بلکہ جسوقت چاہے پڑھکر سو رہے حال معلوم ہو گا۔ اگر اور کچھ نہ دیکھے صرف روشنی اور سفیدی یا سبزی دیکھے تو معلوم کرے

اشارہ کرے بہتر ہے کہ استخارہ تین مرتبہ یا سات مرتبہ کرے اور اس مین خواب مین دیکھنا شرط نہین ہے بلکہ قلب کا میلان کافی ہے یعنی استخارہ کے بعد اگر قلب کا میلان اُس کام کی طرف دیکھے تو کرے اور اگر قلب اُس طرف سے ہٹ جائے تو نکرے اگرچہ مضمون دعا سے تو قلب کے میلان یا عدم میلان کی ضرورت بھی نہین معلوم ہوتی بلکہ اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جو امر اس استخارہ کے بعد ظہور مین آئیگا وہ اسکے حق مین بہتر ہی ہوگا کیونکہ اس نے خدا سے مشورہ کرکے کیا ہے مگر ابن السُنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کی ہے اُس سے اسکا ثبوت ہوتا ہے وہ روایت یہ ہے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اذا ھممت بامر فاستخر ربک فیہ سبع مرات ثم انظر الی الذی سبق الی قلبک فان الخیر فیہ اکثر صوفیہ کرام کا معمول رہا ہے کہ ہر روز بعد نماز اشراق استخارہ کرتے تھے یعنی بطریق مذکور دوگانہ نفل پڑھکر دعا کو اسطرح پڑھتے رہے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ اُمُوْرِیْ وَاَقْوَالِیْ وَاَفْعَالِیْ وَاَحْوَالِیْ وَحَرَکَاتِیْ وَسَکَنَاتِیْ وَاَفْعَالِ الْخَلْقِ وَاَحْوَالِھِمْ وَحَرَکَاتِھِمْ وَسَکَنَاتِھِمْ مِنْ اَجْلِیْ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ اُمُوْرِیْ وَاَقْوَالِیْ وَاَفْعَالِیْ وَاَحْوَالِیْ وَحَرَکَاتِیْ وَسَکَنَاتِیْ وَاَفْعَالَ الْخَلْقِ وَاَحْوَالَھُمْ وَحَرَکَاتِھِمْ وَسَکَنَاتِھِمْ مِنْ اَجْلِیْ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

[illegible]

بحق وارث صدیق و حیدر | خطابش صادق و ناست جعفر

بحق بایزید آن غوث بسطام | ز انوارش منور روم تا شام

بحق بو الحسن آن قطب عالم | سمیّ مرتضےٰ شیخ اکرم

بحق بوعلی پیر طریقت | بہار فقر و عرفان و حقیقت

بحق شیخ ابو یعقوب یوسف | جمال افزای ارباب تصوف

بحق خواجه عبد الخالق با | کلید گنج حکمت کان معنا

بحق خواجه کو عارف آمد | ز سرّ کنت کنزا واقف آمد

بحق خواجهٔ محمود نامے | ولایت منصبے والا مقامے

بحق کاشف انوار عرفان | علی رامیتنی خواجه عزیزان

بحق خواجهٔ بابا محمد | مشیخت پایهٔ ارشاد مسند

بحق آنکه نام او امیرست | مکمل عارف و کامل فقیرست

بحق خواجهٔ مشکل کشائے | بہاء الدین طریقت پیشوائے

بحق قطب ارشاد زمانه | علاء الدین حقیقت آشیانه

کہ یہ امر خیر ہے یا ہونے والا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھے کہ یہ امر شر ہے یعنی برا ہے یا ہوگا۔ یہ چند فائدے مین نے بطور مقدمہ ارشاد رحمانی کے لکھے ہین کیونکہ طالب کو ابتدا مین ان باتون کی ضرورت پڑتی ہے رسالہ مذکورہ مین مین نے تمام مقامات نقشبندیہ بیان نہین کیے اسکی وجہ یہ ہے کہ مقصود اس سے مبتدیون کی تعلیم ہے علاوہ اسکے اس زمانہ مین ہمتین ایسی قاصر ہین کہ کوئی اتنا بھی نہین کرتا جتنا اسمین لکھا گیا البتہ جو کتابون مین مقامات دیکھ کر عوام پر فخر کرنے کو بیٹھ جاتے ہین صحیح طور پر قلب تک جاری نہین ہوتا اور حقیقت کعبہ اور حقیقت صلوٰۃ مین مرید کو توجہ دے رہے ہین اس سے بجز مغالطہ دہی کے اور کیا حاصل ہے

سلسلہ منظومہ خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ علی ربابہا السلام والتحیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الفضل العظیم الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی احمد المجتبیٰ رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اجمعین الی یوم الدین

خداوندا بحق سرور ما
محمد مصطفےٰ پیغمبر ما

بحق حضرت صدیق اکبر
وفا پروردہ ضمن پیمبر

بحق بحر علم و کان احسان
چراغ محفل اصحاب سلمان

بحق قاسم انوار صدیق
حقیقت محرم اسرار صدیق

[illegible handwritten marginal notes]

بحق خواجهٔ ما شاه آفاق[1] ... بحکم ریز جراحتهای عشاق

بحق فضل رحمن[2] قبلهٔ ما ... که آمد حضرت او کعبهٔ ما

الٰهی ظل او ممدود تر باد ... پناه او جهان را بیشتر باد

بامدادش ز خود آزاد گردان ... گرفتار خودم کن شاد گردان

شهود خویش کن ما را کرامت ... بحال ما فگن چشم عنایت

ز احوال تباه خود چه گویم ... ترحم کن اگر بد یا نکوئیم

تهی دستیم از فقر و ریاضت ... گنهگاریم بی زهد و عبادت

ولے با این تباهی و تباهی ... تهیدستی و عصیان دستگاهے

بدست دوستت چون دست داویم ... نگاه فضل آخر فضلیانیم

دگر یاد کسے و اکر دلبها ... ز جذب عشق دارم تاب و تبها

بمدحت خوانیش طاقت ندارم ... ولی مجبور از جوشش بیانم

چه گویم وصف او الله اکبر ... حبیب الله محبوب پیمبر

جمال مصطفیٰ در سینهٔ او ... جلال کبریا آئینهٔ او

صفائی سینهٔ صدیق اکبر ... همه آئینهٔ صدیق اکبر

لسان ناطق فاروق اعظم ... بیان او همه از دوست ملهم

نگاه چشم ذی النورین عثمان ... نه بیند از حیا جز روی یزدان

ﻟﻪ وفات اعلی حضرت شاه محمد آفاق قدس الله سره ... ۱۲۵۱ھ ... [illegible]

[illegible] ... حضرت اقدس مولانا فضل رحمن قدس سره ... نقشبندی ... ۱۳۱۳ھ ... [illegible]

[illegible]

بحق آنکه یعقوبست نامش | فروغ دیدهٔ عرفان مقامش

بحق ناصرالدین خواجه احرار | عُبید الله نورِ چشم اخیار

بحق آنکه زاهد نام دارد | شرابِ معرفت در جام دارد

بحق شاه معنی خواجه درویش | بحق پیوسته و آرسته از خویش

بحق خواجگی کو حق نشان بود | بعالم یادگارِ خواجگان بود

بحقِ حضرت حق آگهِ ما | جنابِ خواجه باقی باللهِ ما

بحق حضرت قیومِ دوران | سمی مصطفی محبوب یزدان

بحقِ جانشین صدرِ قیوم | جنابِ خواجه مجدالدین معصوم

بحق نقشبند آن حجة الله | ابوالقاسم علیه رحمة الله

بحقِ آبروے فقر و ارشاد | زبیر آن قبلهٔ اقطاب و افراد

بحق مشرقِ صبح ولایت | ضیاء الله پیر با هدایت

[illegible]

حضرت گدا رحمن بن سید ابو الحسن قدس سرہما و بحرمت حضرت ابو الفضل قدس سرہ و بحرمت حضرت
شمس الدین عارف قدس سرہ و بحرمت حضرت گدا رحمن بن سید محبوب علی قدس سرہما
و بحرمت حضرت فضیل قدس سرہ و بحرمت حضرت کمال کیتھلی قدس سرہ و بحرمت حضرت
سید اسکندر قدس سرہ و بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی
قدس سرہ و بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم ایشان قدس سرہ و بحرمت حضرت حجۃ اللہ
محمد نقشبند ثانی قدس سرہ و بحرمت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر قدس سرہ و بحرمت
حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہ و بحرمت حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ و بحرمت
ہادینا و مرشدنا مولانا فضل رحمٰن قدس سرہم

قطعۂ تاریخ رحلت قطب دوران حضرت مولنا شاہ فضل رحمٰن صاحب قدس سرہ از افضل الفضلا جناب مولنا مولوی محمد عبد الغنی صاحب قائم گنجی مدظلہ

آنکہ در فقہ و احادیث و اصول و تفسیر
بود یکتا بمیان علماے کامل
دانشش آمور علومش بدیار دہلی
شاہ اسحق گرامے گہر دریا دل
دلق درویشی او بود ز شاہ آفاق
ذرہ غلام علیش دولت شاہی حاصل
آن دو فخر سلف و پشت پناہ اخلاق
یافتندش خلف و بہر خلافت قابل
ناخدا از پے کشتی ہدایت کردند
کاورد خلق ز گرداب بسوی ساحل
محو اخلاص و ادب بود بآل و اصحاب
عاشق احمد مرسل چو اویس واصل
آن چنان پیرو سنت شد و سرگرم آمد
کہ برفتند پسش پیشرو ان کامل
ہمچو اصحاب گدا صورت و شاہ معنی
بعیان رفتہ دل از کف نہان صاحبدل
ہرچہ جمع آمدہ از مال پریشان کردش
مجتمع داد اگر شد متفرق حاصل
حضرتش مرجع امید و مآل و آمال
کہ ہر آسی و سراسیمہ اسش آمد آئل

توانا بازوِ کرار حیدر | ز آلِ قرة العینِ پیمبر
دلِ خواجه بهاء الدین والحق | دماغ شاه جیلان غوثِ اسبق
نظامِ الدین محبوبیتِ او | همه احمد بقیومیتِ او
بود هرچند او خود بے نشانے | نشانے دارد از هر خاندانے
بود او رافعِ دشواری ما | دوائے شافی بیماری ما
نباشد ورد ما را هیچ درمان | مگر تیسیرِ نگاهِ فضلِ رحمن

مد الله تعالی ظلال جلاله وکماله وقدسنا الله ببرکته وافضاله

هرگز نرسی بے مدد پیر بجائے | شعر | بے زور کمان ره نبرد تیر بجائے

شجرہ علیہ قادریہ

الٰہی بحرمت سیدنا و نبینا و شفیعنا و مولانا محمدن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بحرمت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ و بحرمت سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بحرمت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحرمت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحرمت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحرمت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحرمت سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحرمت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ و بحرمت حضرت ابو الحسن سری سقطی قدس سرہ و بحرمت حضرت جنید بغدادی قدس سرہ و بحرمت حضرت ابوبکر عبداللہ شبلی قدس سرہ و بحرمت حضرت عبدالعزیز تیمی قدس سرہ و بحرمت حضرت ابو الفضل عبدالواحد بن حضرت عبدالعزیز قدس سرہما و بحرمت حضرت ابو الفرح یوسف طرطوسی قدس سرہ و بحرمت حضرت ابو الحسن علی الہنکاری القرشی قدس سرہ و بحرمت حضرت ابو سعید مخزومی قدس سرہ و بحرمت سید الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ و بحرمت حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہ و بحرمت حضرت شرف الدین قتال قدس سرہ و بحرمت حضرت عبدالوہاب قدس سرہ و بحرمت حضرت بہاء الدین قدس سرہ و بحرمت حضرت عقیل قدس سرہ و بحرمت حضرت شمس الدین صحرائی قدس سرہ و بحرمت

بزم او تذکرهٔ سیرت و وصفِ پاکان	پاک از غیبت و حرفِ غلط و لا طائل
مسندش بود سریری ز رسنهای پلاس	بوریا بستر او کاسهٔ و کوزش از گل
خوش بآن حجرهٔ تنگی که شده خوابگهش	شاد از آن مسجد دیرینهٔ بشکسته چو دل
گه بتدریس احادیث به مسجد مشغول	گه به تعلیم مقامات بحجره شاغل
بشد از ذوق باشعار حقیقت اشعار	گاه از فارس و گه از اردو بهاکا قائل
چون جنابِ نبوی گاه لبش در طیبت	گاه چشمش ز الم چشمهٔ اشک سائل
گه ببازار خرامان پی سودای ثواب	کارد از بهر عجوز آرد و ملح و فلفل
گه ببازیگهِ طفلان برسید و پرسید	کز این جمله کدام است یتیم و آئل
گه بدروازهٔ مسجد نگران شام انگام	از پی مقدمِ مهمان غریبِ منزل
گه سحر گه بدر استاد ز جمع اضیاف	بیکی گفت که فاخرج بدگر گفت انزل
گه زدی آه بناگاه که سوز دسینه	گاه می گفت معاذ الله که خوردی بر دل
یکصد و پنج شد از عمر شریفش لیکن	نه معطل ز شنیدن نه ز دیدن عاطل
نه نمد پوش قلندر نه مزخرف صوفی	نه خطیب سخن آرا نه عزائم عامل
نه به تسبیح و مصلا نه به دلق و جبه	نه بدستار و عمامه نه بشمله حائل
نه بجذب و نه بجوش و نه بحال و نه بقال	نه به غلطیدن خاک و نه برقص بسمل
ساده پیرایه او آمیخته با سائر ناس	باز نشناخته از عالی و وسط و سافل
داشت دو پله کلاهی نه قباشی که درو	جامهٔ جمله تنش بود شریک و شامل
هر چه گفت است کمین بندهٔ دل خسته غنی	نیست اغراق فضول و نه غلو فاضل
غیر از صدق و صفا نیست خمیر سخنش	که همه جوهر حق بخت نه پرویزن دل
شد چو وصلش بخدا فصل ز تن پرسیدم	سال این فصل و وصالش ز خرد چون سائل
گفت از فصل و وصال ست که فضل رحمن	از سر جسم چو برخاست بحق شد واصل

تمام شد